U16369.   [illegible]-12-09

Title - BADSHAH NAAMA.

Creator - Sadar Mahal Sadar.

Publisher - Sultani Press (Lucknow).

Date - 1288 H

Pages - 202

Subjects - Urdu Shayari - Kulliyaat-o-Dawaween

ن صنائع مکین و مکان و طبل خلاف زمین و زمان

ن فصاحت عنوان ... فکر شاعرۂ عالیہ ... صاحبہ ... سوم



ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۲۸۸ ہجری بدار الامارۂ کلکتہ

مطبع سلطانی اہتمام ... الدولہ حلیہ طبع



بسم اللہ الرحمن الرحیم

سپاس بیشمار اوس حسین پردہ نشین کو [illegible] دار کہ [illegible] جمال

حسن خوبی جان جہان پر دال ہے صنعت صانع حسن و محبت

کہ بزم عالم ایجاد شاہدان حسن و محبت سے آباد جنہاں نی زیور حسن سی

زیب و زینت پائی حضرت آدم پر ہوائی محبت لہرائی جب

اوس محبوب ہر دل مطلوب کو شہرت حسن و محبت منظور ہوئی

چشم موسیٰ مشتاقِ دیدارِ نور ہوئی سلیمان بلقیس پہ فریفتہ زلیخا یوسف پہ

شیفتہ قیس دیوانۂ لیلیٰ وامق وارفتۂ عذرا سبحان اللہ انجمن انجمن

تجلائے طالب و مطلوب و چمن چمن ہوائے راغب و مرغوب

جہاں شمعِ روشن نظر آئی پروانوں نے لو لگائی بلبل پہلو نشینِ

گل قمری مبتلائے سروِ سہی احباب رسالتمآب معشوقِ خدا حضرت

شاہِ ولایت عاشقِ خیر الوریٰ حقا کوئی زمانہ عاشق معشوق سے خالی

نہیں کہیں ہنگامہ عشاق کہیں مجمعِ حسین بعد گلگونہ مالی روی شاہدِ حمد

جامع المتفرقین و حنا بندی دستِ عروسِ نعتِ ختم المرسلین و افشاں چینی

جبینِ سلمای ثنای امام المتقین یہہ عاشقۂ صادقۂ شاہجہاباد

پہلو نشین جہان پناہ کمترین پرستاران حضرت قدر قدرت و
اوفی ترین خادمان اعلی حضرت خلوت آرائی ابو المنصور ناصر الدین
صحبت پیرائی شہنشاہ زمان وزمین محرم اسرار ظل اللہ رازدار
حضرت واجد علی شاہ مونس ہمدم سلطان عالم جاریہ شاہزادہ
ولکہنؤ کنیز شہریار فرشتہ خو شیدائی قاآن کیکاؤس حشم مجو لقائی
جان عالم بلبل گل رخسار سلطان عادل قمری شمشاد قامت
خاقان دریا دل پروانۂ روئی قیصر زمان ناموس حضرت خسرِ دوران
شیفتہ خدیو گیہان فریفتہ قبلہ عالم و عالمیان وارفتہ ظل سبحانی
دلبستہ خلیفۃ الرحمانی سرشار عشق خورشید حشمت

طالب دیدار سکندر صولت خادمۂ ملکِ نیک عمل نواب

صدر محل بہزار آرزوی وصال و جستجوی دیدار حُسن و جمال

یہہ دیوان عاشقانہ زبان کہ ردیف غزلیات اسمای القاب

وکنیات ذاتی وصفاتی سی مزین مطلع سی مقطع تک آفتاب

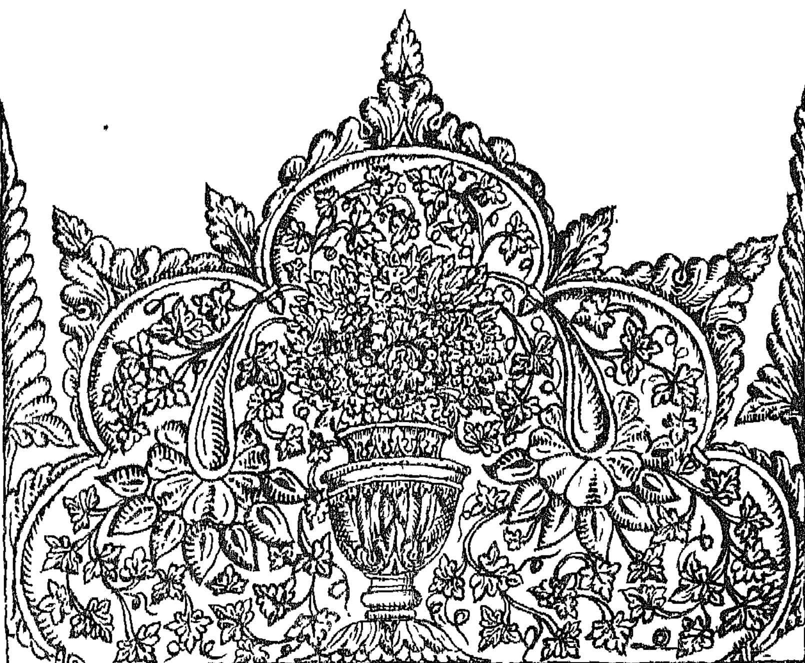
عالمتاب روشن تصنیف و ترتیب کیا ہمینو نمین

سرانجام فرمایش حبیب کیا الٰہی شوخیِ زبان بیزبانی

مقبول مزاج شہریار ہو طرۂ دستارِ عاشقان

اور حسینونکی گلی کا ہار ہو غزل اوّل بہ ردیف الف

در تعشق حضرت واجد علی شاہ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الالف

بڑھی رتبا شہِ واجد علی کا — بجی ڈنکا شہِ واجد علی کا

الٰہی اب نہین تاب جدائی — دکھا جلوا شہِ واجد علی کا

یہہ کہدونگا جو پوچھینگی نکیرین — مین ہون شیدا شہِ واجد علی کا

چمن مین سرو ہی جنت مین طوبے — قدِ بالا شہِ واجد علی کا

اگر پاؤن تو سینی سی لگاؤن
رخِ زیبا شہِ واجد علی کا

خدا کی بعد بس انکا ہی محکوم
ہی دل بندا شہِ واجد علی کا

مرادِ صدر بر آئی الٰہی
بڑی سِسکا شہِ واجد علی کا

غزل

قبای گلسی بڑھکر پیرہن ہے جانعالم کا
سمن ہی گرد و نازک بدن ہے جانعالم کا

حسینِ سبزہ و غنچہ دہن محفلمین جا ضر ہین
پہلا پہولا ہوا سارا چمن ہے جانعالم کا

نکیلی چتونین بانکی ادائین قتل کرتی ہین
زمانیسی نرالا بانکپن ہی جانعالم کا

کلامِ گلفشان سنکر عنادل زمزمی بہولے
خدا رکہی عجب رنگین سخن ہی جانعالم کا

کوئی سونگھی جو مونہہ پہ جھکر تو بوئی سیب آتی ہی
معطر ہی دماغ ایسا دہن ہی جانعالم کا

بسائی شہر اپنی نام کی گیسو و عارض نی
حلب ہی جانعالم کا ختن ہی جانعالم کا

نکیو نکر عاشقانہ شعر نکلین صد کی دلسی
نیا کچھہ آجکل عشق کہن ہی جانعالم کا

غزل ۳

مری آنکھون مین دلمین ہی گذر سلطانعالم کا
جلوخانہ یہہ ہی وہ رہ ہی گھر سلطانعالم کا

کبھی سودائی گیسو ہی کبھی یاد رخ روشن
تصور ہی مجھی شام و سحر سلطانعالم کا

پری بنکر لپٹ جاؤن ابھی تخت سلیمانی
ہوا ادر آج آنکلی ادھر سلطانعالم کا

یہ ہین و نزاکت اوجھن مین طبیعت بہلی ہنستی ہی
جپا کرتا ہون نام آٹھون پہر سلطانعالم کا

مہکتی ہیں وہ راہیں مشک و عنبر کی طرح سب ہون
جدھر سے گلیوں میں ہوتا ہے گذر سلطان عالم کا

سحر تک تلملاتی ہے ہوس حسرت مچلتی ہے
رہا کرتا ہے چرچا رات بھر سلطان عالم کا

نہ دکھلایا اثر اے صدر میری نالۂ دل نے
کسی دن بھی نہ مایا جگر سلطان عالم کا

غزل

رکھتا ہے یہ نئی ادا حسن جہان پناہ کا
سارے جہان سے ہے جدا حسن جہان پناہ کا

باغوں میں گل گلوں میں بو بلبلوں میں آرزو
رنگ بہار روا تھا حسن جہان پناہ کا

نور و ضیا و روشنی دھوپ ہے اور چاندنی
مہر بنا قمر بنا حسن جہان پناہ کا

شمع ہر انجمن میں ہے گل چمن چمن میں ہے
کرتا ہے ناز جا بجا حسن جہان پناہ کا

جلوہ برق و ماہ و انجم و مہر و مہ کی ضو | ہوش ربا ہی دلربا حسن جہان پناہ کا
عاشقونکا ہجوم ہی بزم جہان مین دہوم ہی | عشق کی آبرو ہوا حسن جہان پناہ کا

نشترِ جانِ زار ہی ناوکِ آبدار ہی
صدر کی دلمین چہبہ گیا حسن جہان پناہ کا

غزل

قہر ہی آفت و بیداد ہی سلطان میرا | عاشقونکی لئی جلاد ہی سلطان میرا
قمریان سنکی فدا ہوتی ہین دنیا کی حسین | سرو قد غیرتِ شمشاد ہی سلطان میرا
حلقۂ زلف مین الجہی ہوئی ہین طائر دل | کیا انہی ہبیس مین صیاد ہی سلطان میرا
میری رونی پہ ذرا رحم نہین آتا ہی | صحبتِ غیر مین کیا شاد ہی سلطان میرا

نئی غمزی نئی انداز نئی عشوہ گری
واہ کیا صاحب ایجاد ہی سلطان میرا

یہہ سراپا سی سراپا ہی خدا کی قدرت
نہ فرشتہ نہ پریزاد ہی سلطان میرا

مجہسی پوچہی کوئی ای صنم جمال اختر
مجمعِ حسنِ خدا داد ہی سلطان میرا

غزل

حسینونمین ہا کرتا ہی چرچا میری خاقانکا
گیا یوسف کا وقت آیا زمانا میری خاقانکا

بدل کر بہیس پریان ناچتی آتی ہین محفلمین
سلیمانی ہوا دربار جلسا میری خاقانکا

اکڑنا سرو بہولی سرنگون شمشاد ہو جائی
اگر دیکہی کسی دن قد بالا میری خاقانکا

ہر اک بستی مین ہنگامہ مچایا عشقبازونی
جسی دیکہو نظر آتا ہی شیدا میری خاقانکا

مہ و خورشید پروانونکی صورت گرد پہرتی ہین
خدا کا نور ہی یا روئی زیبا میری خاقانکا

ادائین سلطنت کرتی ہین خوبی ناز کرتی ہین
دیار حسن مین بجتا ہی ڈنکا میری خاقانکا

دعا شام و سحر دل سے صدر کا کرتا ہی خالق سی
دکھا دی اک نظر مجھکو جھمکڑا میری خاقانکا

غزل

جو کچھ ہو ظلم ہو کہ ستم بادشاہ کا
ہر حال مین بہرونگا مین دم بادشاہ کا

سرمہ بنا کی رکھتی ہین پریان جہانکی خاک
پڑتا ہی جسجگہہ پہ قدم بادشاہ کا

نامی مین حکم قتل مری اسنی لکھا
خنجر کہنچا ہوا ہی قلم بادشاہ کا

ہم مرچکی تہی شکل دکھا کر جلا لیا
گویا دم مسیح ہی دم بادشاہ کا

ہر پہول مین مہکتی ہی بُو بَی گلِ بہشت
ٹہکرائی میری لاش کیا مجہکو پائمال

اک اک چمن ہی باغِ ارم بادشاہ کا
پاؤن تو پوچ لون مین قدم بادشاہ کا

دامن کُشادہ آس لگائی ہوئی ہی صدر
یارب فقیر پر ہو کرم بادشاہ کا

غزل

انوارِ مُجسّم ہی شہنشاہ ہمارا
ہان نیّرِ اعظم ہی شہنشاہ ہمارا

انسانو نہین انبیا کوئی خوش نہین دیکہا
جانِ بنی آدم ہی شہنشاہ ہمارا

آبادیِ دُنیا کو مباہات ہی اس پر
سرمایۂ عالم ہی شہنشاہ ہمارا

ابتک ادہر آیا نہ ہمین پاس بُلایا
شاید کہ ہی برہم ہی شہنشاہ ہمارا

نور رخ پر نور سی گہری اوجالا | خورشید سحر دم ہی شہنشاہ ہمارا
وہان ایک زلیخا ہی یہان سیکڑون عاشق | یوسف سی نہین کم ہی شہنشاہ ہمارا
ای صدر نہ کیونکر ہو دماغ اپنا فلک پر | بس مونس و ہمدم ہی شہنشاہ ہمارا

غزل ۹

ہون زلیخا کیطرح شیدا ابو المنصور کا | روی یوسف ہی رخ زیبا ابو المنصور کا
گر گیا نظرون سی طوبی سرو سی جی پہر گیا | جب سی دیکہا ہی قد بالا ابو المنصور کا
سلطنت کا مرتبہ پایا جو ہم پہلو ہوا | بنگیا ظل ہما سایا ابو المنصور کا
اپنی بالون کی پریشانی کی کہاتا ہون قسم | مثل مجنون ہی مجہی سودا ابو المنصور کا
محو عارض ماہ کامل پہ نظر کرتی نہین | چاند ہی او ترا ہو نقشا ابو المنصور کا

آدمی کیا حسن نی پریونکو دیوانہ کیا — قاف سی تا قاف ہی شہرا ابوالمنصور کا

صدر کی گھر مین اوجالا ہو چراغ وصل سی
ایخدا دکھلا مجھی جلوا ابوالمنصور کا

غزل

غیرت ماہ مبین ناصر دین ہی اپنا — سب حسینونسی حسین ناصر دین ہی اپنا

بزم عالم مین نہ کیونکر ہو اوجالا دن رات — مہر وش ماہ جبین ناصر دین ہی اپنا

جلد ای وسوسہ ہجر نکل اس گھر سی — خانۂ دلمین مکین ناصر دین ہی اپنا

نکہت زلف چلی آتی ہی بھینی بھینی — لب بام آج کھین ناصر دین ہی اپنا

تفرقہ چرخ نی ڈالا ہی تو کیا ہوتا ہی — دلسی ہر وقت قرین ناصر دین ہی اپنا

ہر جگہہ چاہنی والی کلمہ پڑہتی ہین
رائج ملت و دین ناصر دین ہی اپنا

لکھنؤ شہر ہوا ای صدر کہ کلکتہ ہو
ہر جگہہ صدر نشین ناصر دین ہی اپنا

غزل

سارے زمانیمیں ہی نرالا حضرت اقدس و اعلی پیا

عطر گل گلزار تمنا حضرت اقدس و اعلی پیارا

مالک کشور صاحب لشکر زینت افسر حاکم دفتر

غیرت جسم ہر تبہ دارا حضرت اقدس و اعلی پیارا

نیر اعظم نور مجسم یوسف عالم مونس و ہمدم

دلکی مراد آنکھونکی تمنا حضرتِ اقدس و اعلیٰ پیارا

باغ چمن نزہت پہولونمین نکہت لالی مین رنگت ویمین رفعت

فصلِ بہارِ گلشنِ دنیا حضرتِ اقدس و اعلیٰ پیارا

تاجِ حسینان افسرِ خوبان مہرِ درخشان نیّرِ تابان

حُسن مین یکتا شاہدِ رعنا حضرتِ اقدس و اعلیٰ پیارا

تیغین ہین ابرو دام ہین گیسو آنکھین ہین جادو دانت ہین لولو

نُور کی سانچی کا ہی سراپا حضرتِ اقدس و اعلیٰ پیارا

صدر کا دلبر صدر کا اختر صدر کا افسر صدر کا شوہر

چاند کا ٹکڑا نُور کا پُتلا حضرتِ اقدس و اعلیٰ پیارا

غزل ١٤

ہلالِ عید ہی اک ابروِ میری آختر کا
جہان مشتاق ہی پہلو بہ پہلو میری آختر کا

اشاری چشمِ افسونساز کی مُردی جلاتی ہین
ہر اک جا مُعجزی کیسا ہی جادو میری آختر کا

نہ سنبل مین ہی پیچ و خم نہ عنبر مین ہی خوشبو ہی
خدا کی شان ہی ہر تارِ گیسو میری آختر کا

سُنی طوبیٰ کی خوبی اک نظر شمشاد کو دیکھا
سبھو نیچی ہین بالا قدِ دلجو میری آختر کا

جمالِ حسن پر شاہد ہی تسخیرِ سُلیمانی
نظر آتا ہی پریون پر بھی قابو میری آختر کا

بلائی ہجر ٹلجائی الٰہی روزِ وصل آئی
حمائل ہو گلے مین مصحفِ رو میری آختر کا

الٰہی صدرِ آوارہ مقدر ہی ہین بیٹھی
حسینون نی کیا ہی گرم پہلو میری آختر کا

ردیف غزل [۱۳] الف

طبیعت جوش کرتی ہی ائی جانِ عالم اب
جنونمین پھر جکا ہی مبتلائی جانِ عالم اب

اتہی نغمۂ بلبل کی خاطر دم پھڑکتا ہی
کسی صورت سی پھر سُن لو صدائی جانِ عالم اب

گیا دورِ خزان فصلِ بہار وصل اپہنچی
کنول دِل کا کہلا دیگی ہوائی جانِ عالم اب

لپٹتی ہین گلیسی روز غنچہ لب دولہن بنکر
بسی رہتی ہی پہولونمین قبائی جانِ عالم اب

پریزادونکی جہرمٹ رات دن رہتی ہی محفلمین
پرستان بنگیا دولت سرائی جانِ عالم اب

ہمارا خون بہانکر رنگ لائی مشقِ جلادی
ہوئی مونہہ کی کرڑی تیغِ جفائی جانِ عالم اب

فقیرِ عشق ہی دامن کشادہ نقدِ وصلت پر
مین ہون ای صدر بس ادنی گدائی جانِ عالم اب

غزل ۱۴

پھر دکھادی اک نظر یہ صورت سلطان نصیب
چشم اعمی کو ہو یارب طلعت سلطان نصیب

مین تڑپ مرمر کر بسر کرتا ہون تنہائی کی رات
غیر کو ہی ور لطف وصلت سلطان نصیب

روز نقاش تصور کھینچ دیتا ہی شبیہہ
مجھکو گھر بیٹھی یہان ہی صحبت سلطان نصیب

آو پریو دیکھو ثانی سلیمانکی بنا
کب کسیکو ہی یہ زیب و زینت سلطان نصیب

ایک مین بدبخت پہلو سی جدا آنکھونسی دور
وہ ہی اچھی ہین جنہین ہی خلوت سلطان نصیب

ڈھونڈی لیتی ہین رقیب شوم دولت وصل کی
عاشق سرشار کو ہی فرقت سلطان نصیب

کیا کہون ای صدر بیتابی دل بیتاب کی
دیکھئی کسدن ہو مجھکو وصلت سلطان نصیب

غزل ۱۵

کس طرح تو پہنچ جاؤن بادشا کی قریب
الٰہی مین بہی جگہہ پاؤن بادشا کی قریب

تڑپکی اے دل بیتاب ہاتہہ مین آجا
یہی مین نذر لئی جاؤن بادشا کی قریب

مرا نصیب کری نازبخت ور اپر
فقیر بنکی اگر آؤن بادشا کی قریب

ملا خطی مین سے ہی خون دل کی زخمو نکا
لہو ان آنکہون سے سے ساؤن بادشا کی قریب

رقیب زانو سی زانو ملائی بیٹہی ہین
جگہہ نہین ہی کہان جاؤن بادشا کی قریب

ہزارون آرزوئین سیکڑون تمنائین
بڑی ہجوم سی مین آؤن بادشا کی قریب

خدا نصیب کری صدر کو حضوری ہی
مراد آئی جو مین جاؤن بادشا کی قریب

غزل ۱۶

مین کیا بیان کرون کہ ہی کیا بادشا کی زیب
دکھلا رہی ہی شان جدا بادشا کی زیب

ہر وضع مین ہزار طرح کی ہی نوک جھوک
کرتی ہی کیسی کیسی ادا بادشا کی زیب

مشاطہ ناز کرتی ہی انکی بناؤ پر
زیبائش عروس ہی یا بادشا کی زیب

بن ٹھن کی مجھکو قتل کریگی یقین ہی
کھینچی ہوئی ہی تیغ جفا بادشا کی زیب

پریون سنگہار دیکھو سلیمان عصر کا
سارے جہانسی ہی جدا بادشا کی زیب

بزم جہانکا رنگ جما انکی رنگ سی
دنیا کی زیب سی ہی سوا بادشا کی زیب

ای صدر سلطنت کا مزا ہی وصال مین
میری لئی ہی ظل ہما بادشا کی زیب

غزل

غیر سی ہی صحبت سلطان عالم روز و شب اس طرف ہی حسرت سلطان عالم روز و شب

چاند سورج سی لگی رہتی ہی چشم آرزو دیکھتا ہون طلعت سلطان عالم روز و شب

جامہ تن مین مہک ہے بوئی عطر وصل کی سونگھتا ہون نکہت سلطان عالم روز و شب

ہجر کی سختی سی گھبرا کر یہ کہتا ہون دعا یا خدا ہو وصلت سلطان عالم روز و شب

حسرتین بڑھتی چلی جاتی ہین دریا کیطرح موجزن ہی الفت سلطان عالم روز و شب

قاف سی تا قاف باندھی ہاک حسن یار کی دوڑتی ہی شہرت سلطان عالم روز و شب

ہر گھڑی اے صفدر مستانہ تصور چاہئی
دیکھنی کیفیت سلطان عالم روز و شب

ردیف غزل ۱۸ باے پارسی

میرے پاس آؤ اگر شاہ اودہ آپسے آپ
نور منزل ہو یہہ گہر شاہ اودہ آپسے آپ

دل مرا ساتھہ گیا تم جو گئے غیر کے ہین
ہو گئی مجھکو خبر شاہ اودہ آپسے آپ

تم چلے آؤ اگر میری تمنّا بنجر
شب غمکی ہو سحر شاہ اودہ آپسے آپ

شاید اغیار نے پہر تمکو گلے لپٹایا
کچھہ تڑپتا ہے جگر شاہ اودہ آپسے آپ

روئے روشن سے مرے گہر مین اُجالا ہو جائے
نکل آئے یہہ قمر شاہ اودہ آپسے آپ

بے طلب گہر مین رقیبونکے ہے آنا جانا
اسطرف بہی ہو گذر شاہ اودہ آپسے آپ

جاذبۂ صدق تمہین کہینچ کے لائے کیونکر
گم ہین آہونکے اثر شاہ اودہ آپسے آپ

غزل ۱۹

لڑائی ہو چکی ہے اس آئی بادشاکا ملاپ
مرا خدا مجھی دکھلائی بادشاکا ملاپ

تمام عمر اسی آرزو بنا رکھہون
جو میری دلمین جگہہ پائی بادشاکا ملاپ

غبار دور ہو عاشقکی آنکھین روشن ہون
مثال ماہ نظر آئی بادشاکا ملاپ

غبار ہجر سی دھندلا ہی آئینہ دلکا
صفائی بنکی چلا آئی بادشاکا ملاپ

زوال ہجر عروج وصال ہو یارب
مری نصیب کو چمکائی بادشاکا ملاپ

کہین تمام بہی ہو غیر کی لگائی بجھائی
الٰہی مجھکو نظر آئی بادشاکا ملاپ

گلی کا ہار بنا رکھون عمر بہر ای صدر
جو ایکبار نظر آئی بادشاکا ملاپ

ردیف — غزل ٢١ — الت

رہتا ہی فکر حضرت سلطان تمام رات
سنتی ہین ہم حکایت سلطان تمام رات

جہپکی جو آنکھ خواب مین دیکھا جمال دوست
تکتا رہا مین صورت سلطان تمام رات

اکدن تو انکو شام سی ای جذب کھینچ لا
مین ہی کرون زیارت سلطان تمام رات

زانو دبا کی بیٹھتی ہین شام سی رقیب
رہتی ہی گرم صحبت سلطان تمام رات

دن بھر تو سر پہ کھیلتی ہی ہیچ بلا ہی ہجر
رہتا ہی رنج فرقت سلطان تمام رات

تیوری چڑھا کی شام سی بیٹھین جو تیوبان
بڑھتی گئی عداوت سلطان تمام رات

ای صفدر خوب شام سی باندھا خیال دوست
دلمین رہی ہی صورت سلطان تمام رات

غزل ۲۱

مری امید مری دلکی تمنا حضرت
مری جانی مری پیاری مرے اعلا حضرت

رقص بسمل کی ہوا باندھی ہی دل نی
دیکھی اسکی تڑپنی کا تماشا حضرت

مین تو برسونسی ہون دیوانۂ لیلا جمال
نہین معلوم وہان کسپہ ہین شیدا حضرت

پڑی رہین بیٹھی ہی کئی دن نہین نکلو باہر
ہم فقیرونکو دکہاؤ رخِ زیبا حضرت

مجھسی غمزی نکرو مینی تمہین پیار کیا
دلکی تقصیر ہی سب میری خطا کیا حضرت

جوش کرتی ہوئی آتی ہی طبیعت تمیز
دیکھیگا کبھی بہتا ہوا دریا حضرت

بخت کی ہاتھ ہی ای صدکہ مرا تہل بیڑا
جسمین ڈالی وہی ہین صدہا و دہین یا حضرت

غزل ۲۲

جو آئین حضرت خورشید حشمت
مین دیکہوں صورت خورشید حشمت

سیہ خانہ مری دل کا ہو روشن
در آئی طلعت خورشید حشمت

رقیبونکی بنی بگڑی ہماری
نہ بدلی عادت خورشید حشمت

حسین زانو بہ زانو آکی بیٹہی
بہری ہی صحبت خورشید حشمت

پہرین آنکہونمین میری دلمین بیٹہین
یہہ وُ وہین خلوت خورشید حشمت

ہماری عشق نی باندہین ہوا ئین
اُڑادی شُہرت خورشید حشمت

مری آنکہین کرمی پُر نور اَی صمدؔ
جمال حضرت خورشید حشمت

غزل ۲۳

بہت بڑھ گئی ہی تمنائی حضرت
تڑپتا ہی دِ زرات شیدائی حضرت

پہرین دن ستارہ نصیبونکا چمکی
دکہادی خدا روئی زیبائی حضرت

اگر دیکہئی شمشاد نظرونسی طوبیٰ
زہی خجلی قدِّ بالائی حضرت

مین آنکہین بچہاؤن وہ تشریف لائین
مری پتلیونپر پڑین پائی حضرت

غمِ ہجر جلدی نکل میری دلسی
یہہ وہ گہر ہی جسمین ہی جائی حضرت

فرشتہ ہی شاید لباسِ بشر مین
ہی نورِ مجسم سراپائی حضرت

یہہ دیوان ای صدر ہی شاہنامہ
ردیفین ہین غزلونکی اسمائی حضرت

غزل ٢٤

جو قدرت اپنی دکھائین شہ قدر قدرت
پری کو دام مین لائین شہ قدر قدرت

مین اپنی بیتی کہانی سناؤن صبح تلک
جو شام سی ادہر آئین شہ قدر قدرت

ہماری خانہ دلمین بسین ہین اگر
یہہ گھر بہشت بنائین شہ قدر قدرت

رقیب خونکی گہونٹ آج پیکی ہیجائین
ہمارا پان جو کہائین شہ قدر قدرت

کوئی یہہ کہدی کہ دم توڑتا ہی عاشق آکر
ابہی مہندی لگائین شہ قدر قدرت

ہلال عید مین سمجہون ہلال ابروکو
جو صورت اپنی دکہائین شہ قدر قدرت

الٰہی عید کی شبکو تو سوئین ساتہہ ای صدر
مرا نصیب جگائین شہ قدر قدرت

ردیف تا ہندی غزل ۲۵

برای میری تمنا شہ آؤ دہ جہٹ پٹ
دکہاؤ چاند سا مکہڑا شہ آؤ دہ جہٹ پٹ

پہڑک رہا ہی جگر ہاتہہ رکہدو سینی پر
سنبہالو میرا کلیجا شہ آؤ دہ جہٹ پٹ

الٰہی مجہکو کیا تونی جسطرح عاشق
یونہین ہوئی ن میرے بہی شیدا شہ آؤ دہ جہٹ پٹ

حجاب بیچ کا لوٹاؤ شکل دکہلاؤ
اوٹہاؤ بیچ کا پردا شہ آؤ دہ جہٹ پٹ

لبون پہ جان ہی آؤ تو جان بچ جاتی
بنو ہماری مسیحا شہ آؤ دہ جہٹ پٹ

بلا نہ عاشقون پر آکے بکہری بالونسی
سمیٹو زلفِ چلیپا شہ آؤ دہ جہٹ پٹ

بہت تونسی دلِ حاسد تلملاتا ہی
گلی لگاؤ خدارا شہ آؤ دہ جہٹ پٹ

غزل ۲۶

ہماری لہو کو کہاتی ہی بادشاہ کی ہٹ
لہو کی آنسو رلاتی ہی بادشاہ کی ہٹ

الٰہی دیکہئی کسدن یہہ عہد ٹوٹیگا
بلائی جان نظر آتی ہی بادشاہ کی ہٹ

ہزار حیف نہ تیوری چڑہی ہوئی اوپر
چہری جگر پہ لگاتی ہی بادشاہ کی ہٹ

چراغِ وصل نہ روشن ہوا مری گہرمین
جلی ہوؤنکو جلاتی ہی بادشاہ کی ہٹ

اودہر بڑہا ہوا انکار ادہر بڑہا ہوا شوق
مجہی تو جانسی بہاتی ہی بادشاہ کی ہٹ

ہوائین باندہ دین انکارِ وصل نی آخر
ہماری ہوش اوڑاتی ہی بادشاہ کی ہٹ

بنی ہوئی ہی مری جان پر یہان ای صدر
وہان تو بڑہتی ہی جاتی ہی بادشاہ کی ہٹ

ردیف ‌ غزل ‌ الثاء مثلثہ

مجھی پہ جور و جفا شہریار کیا باعث
شرارتوں کی ادا شہریار یہ کیا باعث

کسی رقیب نی بھڑکا دیا تمہیں شاید
کہ آجکل ہو خفا شہریار کیا باعث

کبھی نہ آیا ہوا دار میری گھر کیطرف
ادھر پھری نہ ہوا شہریار کیا باعث

کروگی خون کسی بیگناہ کا شاید
رچی ہوئی ہی حنا شہریار کیا باعث

سیاہ خانۂ دل ہی ابھی تلک ویران
ہوئی نہ جلوہ نما شہریار کیا باعث

ہماری طائرِ دلکو کروگی آج اسیر
کھلی ہی زلفِ رسا شہریار کیا باعث

ہمینونسی ہی دلِ صد کشتۂ ابرو
کھنچی ہی تیغِ جفا شہریار کیا باعث

غزل ۲۸

زندگی دشوار ہی ای ناصر دین الغیاث
عشق کا آزار ہی ای ناصر دین الغیاث

دلمین ہی نا سو جب تو آنسو نمین ہی لہو
چشم تر خونبار ہی ای ناصر دین الغیاث

دل ہی جہایا ہوا داغ جگر شاداب ہین
غم گلے کا ہار ہی ای ناصر دین الغیاث

تیغ ابرو کا تصور قتل کرتا ہی مجھی
سامنی تلوار ہی ای ناصر دین الغیاث

چاہنی والا تمہارا ہجر مین گھبرا گیا
زیست سے بیزار ہی ای ناصر دین الغیاث

حسرتین ٹہنڈی ہوئین جور و جفاء غیر سے
گرم یہہ بازار ہی ای ناصر دین الغیاث

ہجر کی تکلیف اوٹھہ سکتی نہین ہی صدر سے
یہہ قلق دشوار ہی ای ناصر دین الغیاث

غزل ۲۹

مجھسی نفرت ہی شہِ عادل عبث
یہہ عداوت ہی شہِ عادل عبث

جلد ہو آیینۂ دل ہمسی صاف
اب کدورت ہی شہِ عادل عبث

ظاہر امیرا نہین ہی کچھہ گناہ
ترک الفت ہی شہِ عادل عبث

بانکی چتونسے چھپی نظرین الامان
یہہ تو عادت ہی شہِ عادل عبث

مین نہین تو سرد ہی بازارِ عشق
گرم صحبت ہی شہِ عادل عبث

عاصیونکی تو گنہ بخشی گئی
قہر ہدعت ہی شہِ عادل عبث

پیار کی نظرونسی دیکھو حسد کو
یہہ شرارت ہی شہِ عادل عبث

ردیف الجیم غزل ۳۲

گل سی بہی ہی یادہ قسلق جانعالم آج
پہرہ ہی زرد رنگ ہی فق جانعالم آج

آخر مجہی کو مار او تارا فراق نی
آنکہو نمین دم ہی ایک رمق جانعالم آج

اک زخم ہو تو بخیہ و مرہم سی ہو شفا
دل سو جگہہ سی ہو گیا شق جانعالم آج

شاید تمہاری رنگ حنائی کیا عروج
پہولی ہوئی ہی دنسی شفق جانعالم آج

گذری شب فراق نظر آئی صبح وصل
باطل سی ہو علیحدہ حق جانعالم آج

مجنون نہین کہ مکتب لیلی کا ہو جنون
پڑہتا ہو نمین تمہارا سبق جانعالم آج

عاشق تمہارا تُمسی بہت دنسی ہی جُدا
ملجا و مصدر سی ہی حق جانعالم آج

غزل ۳۱

پونچہہ آ مریطرفسی صبا شاہ کا مزاج
برہم ہی یا کہ صاف ہوا شاہ کا مزاج

نازک مزاج ہین یہہ سلیمانکی طرح
پریونسی ہی کبھی نہ اوٹھا شاہ کا مزاج

ای چشم شوق بی ادبانہ نظر نکر
نازک ہوئی گل سی سوا شاہ کا مزاج

چین بر جبین رہی کبھی تیور چڑہی ہی
کرتا ہی بانکی بانکی ادا شاہ کا مزاج

کیسا ہی ہو غبار مگر سب سی صاف ہی
آئینہ سی ہی بڑہکی سوا شاہ کا مزاج

جنون پہر گئی نظر آتی ہی اندنون
ابتک نہ مجہسی صاف ہوا شاہ کا مزاج

دیکہا تو کیا سُنا نہین خوش طبع ایسا صدر
اکثر بگاڑین ہی بنا شاہ کا مزاج

غزل ۳۲

رہتی ہی روز وصلت سلطانکی احتیاج
تنہا ہمین ہی حضرت سلطانکی احتیاج

مین تو فقیر عشق ہون کافی ہی نقد وصل
کسکو ہی مال و دولت سلطانکی احتیاج

نکلی الٰہی سورۂ یوسف سی ہیر فال
قرآن سی ہی صورت سلطانکی احتیاج

حورونکی آرزو ہی نہ پریونکا شوق ہے
بستی ہی ملین صحبت سلطانکی احتیاج

عشاق کو عطا کر الٰہی خلوص عشق
ہر دلکو ہی محبت سلطانکی احتیاج

آئین ہماری سامنی دولہنی ہوتے
ہر دم ہی زیب و زینت سلطانکی احتیاج

ای صدر لگی وہ مری پہلو مین بیٹھ جائین
دلکی جگہہ ہی حضرت سلطانکی احتیاج

غزل ٣٣

حسنِ یوسف ہوئی شاہزادہ کی سج دہج
اللہ اللہ ہی عجب شاہزادہ کی سج دہج

نہ تو اُٹھا ٹھہ کی پریان ہین نہ دنیا کی حسین
ہی فقط قدر ربِ شاہزادہ کی سج دہج

کہین پامال نہو خرمنِ جانِ عاشق
بنگئی برقِ غضب شاہزادہ کی سج دہج

عید کی چاند کو کیا دیکھتی ہو مشتاقو
قابلِ دید ہی اب شاہزادہ کی سج دہج

میری نظرونسی اُترجاتی ہین یونکی بنائو
دیکھ لیتا ہون جب شاہزادہ کی سج دہج

ہر جگہ دہوم مچاتی ہوئی ہی زیبائی
شہر تو شہر ہی سب شاہزادہ کی سج دہج

قدردان ہمسی خدا نی کئی پیدا ای صفدر
آفتین ڈہائیگی اب شاہزادہ کی سج دہج

ردیف غزل ۳۴ الجیم پارسی

کرتی ہی مجہسی زلف رسا بادشاہ پیچ
ناگن سی ہی ہی اسمین سوا بادشاہ پیچ

شاید لپٹ لپٹ کے چلی ہی یہہ زلف سی
کرتی ہی کس ادا سی ہوا بادشاہ پیچ

بکہری تمہی بال مین پہرتا ہون آہ سرد
سنبل پہ کر رہی ہی صبا بادشاہ پیچ

موئی کمر کی فکر مین زلفونکی یاد آئی
بیٹہی ٹہائی اور پڑا بادشاہ پیچ

جہٹکی اوٹہائی الفت گیسو مین اندن
قسمت نی میری مجہکو دیا بادشاہ پیچ

سر دہن رہا ہون جوشش سودای لفسی
کرتی ہی میری سر پہ بلا بادشاہ پیچ

گیسو کی عشق مین خفقان صدر کو ہوا
او بہن تو تہی اب اور پڑا بادشاہ پیچ

غزل ۳۵

وعدہ کرو وصال کا اب شہریار سچ
میری مراد کا ہو سبب شہریار سچ

گذرا ہوا فراق کا قصہ سنا دیا
بیتی ہوئی کہانی ہی سب شہریار سچ

دن رات ٹالتی ہو یوہین وعدۂ وصال
دیکھو نہیہ جھوٹ ہوتا ہی کب شہریار سچ

غصہ بناوٹو نسی ہی منظور غیر پہ
ہرگز نہین ہیہ قہر و غضب شہریار سچ

جشنِ وصال خواب مین دیکھا ہی رات کو
تعبیر اسکی ہوئیگی کب شہریار سچ

دیکھو ہماری دلکی تڑپ تو یقین ہو
سمجھو نہ جھوٹ ہی ہیہ تعب شہریار سچ

دفترِ غم فراق کا ہرگز نہین غلط
یہہ داستانِ صمد رہی سب شہریار سچ

ردیف غزل ۳۶ الحا

جہان بہر سے نرالی ہی بادشاہ کیطرح
طلسم قدرت باری ہی بادشاہ کیطرح

یہہ بانکپن یہہ پلک نوک یہہ تراش و خراش
حسین مورتی ہیں ایسی ہی بادشاہ کیطرح

جدہر نکل گئی وہ چار ہو گئی بسمل
چہری ہی بانکہ کٹاری ہی بادشاہ کیطرح

نکیلی وضع چمکنی لگی ہزار و نین
خدا گواہ کہ بجلی ہی بادشاہ کیطرح

یہہ چال ڈہال گلی کاٹتی پہرنگی ضرور
ادہی ہوئی یہہ سروہی ہی بادشاہ کیطرح

یہہ نوک جہوک یہہ بانکی ادا یہہ طرز یہہ وضع
مین کیا کہون کہ غضب کی ہی بادشاہ کیطرح

زمانی بہر کی حسینون سی ہی الگ ای صدر
کسی سی بہی نہین ملتی ہی بادشاہ کیطرح

غزل ۳۷

پیدا وصال کی ہی ہوا اب شہر یار صبح
بخشی مجھی مہر و طرب شہر یار صبح

طول شب فراق سی ہو نہ ہو نہ پہ چاہ ہی
ہی میری زندگی کا سبب شہر یار صبح

گن گن کی باری انگہو نمین کاٹی ہی مینی رات
ہوگی مری مراد کی کب شہر یار صبح

دل شاد ہینی ہینی ہوا تم کنار مین
ہوتی ہی وصل کی ہی عجب شہر یار صبح

اکدن تو ٹہنڈی ٹہنڈی چلی آ و میری پاس
دکہلائی مجہکو قدرت رب شہر یار صبح

توڑا شب فراق نی مجہہ ناتوان قہر
کچہہ بڑہکی اک بگی غضب شہر یار صبح

طول شب فراق سی گہبرا رہی ہین صدر
چمکی کہین وصال کی اب شہر یار صبح

غزل ۳۸

تلملاتی ہی لقائی قبلۂ عالم مین روح
نکلی پڑتی ہی ہوائی قبلۂ عالم مین روح

ٹھوکرین کہا مین کبہی پامال ہوکر رہ گئی
مل گئی ہی خاکِ پائی قبلۂ عالم مین روح

جانِ عاشق ہی تری قیخواہِ ناز و دلبری
صرف ہتی ہی عطائی قبلۂ عالم مین روح

ایکدم بہی خانۂ تن مین ٹہر سکتی نہین
پڑ گئی شوقِ لقائی قبلۂ عالم مین روح

بر سو نسی خالی پڑا ہی خانۂ تن ای اجل
بس رہی ہی نقشِ پائی قبلۂ عالم مین روح

دل ہمہ تن ہی زبان وصفِ جمال حسن مین
وجد کرتی ہی ثنائی قبلۂ عالم مین روح

ایکجا ای صدر رہیہ لیتی نہین صبر و قرا
اوڑتی پہرتی ہی ہوائی قبلۂ عالم مین روح

ردیف — غزل ۳۹ — الحا

لالیسی بڑہکی ہی بدنِ بادشاہ سرخ
کرتا ہی عکس پیرہنِ بادشاہ سرخ

بیٹھی ہوی ہین شاہدِ یاقوت پوش آج
دیکھو کہ سب ہی انجمنِ بادشاہ سرخ

لالہ کہین گلاب کے تختی کہین کہلی
ہی سر سی پاؤن تک چمنِ بادشاہ سرخ

قربان اوتارون لعل کو مرجان کرون نثار
دیکھون جو مین لب و دہنِ بادشاہ سرخ

شاید ہماری قتل کا بیڑا اوٹھا لیا
خونریز ہی یہہ پیرہنِ بادشاہ سرخ

پہولی شفق کہ آئی حسینانِ سرخ پوش
شامِ اودہ ہی انجمنِ بادشاہ سرخ

ای صدر لعل گرد ہی یاقوت زرد ہی
بیمثل ہین لب و دہنِ بادشاہ سرخ

غزل ٤٨

ظلمت آفاق مین ہی جلوہ گر سلطانکا رخ
دنکو ہی خورشید شبکو ہی قمر سلطانکا رخ

مصحفِ روے سیر سینہ پر ہی اکدم بہرے
ہو نہ تعویذِ تسلی جگر سلطانکا رخ

مطلع انوار ہو بس صبح ایام فراق
صورتِ خورشید چمکی ہر سحر سلطانکا رخ

کعبۂ امید ہی میرا یہی ای زاہدو
سجدے کرتا ہون جو ہوتا ہی ادہر سلطانکا رخ

آنکہہ جب کہولون تو دیکہون نہ خدا کی نور کو
میری مونہہ کی سامنے ہو ہر سحر سلطانکا رخ

دلمین طاقت ہو جگر مین و رہو آنکہون مین نور
مجہکو دکہلا دی الٰہی اک نظر سلطانکا رخ

خانۂ تاریک مین ای صدر روشن ہو چراغ
میری گہر مین ہی ہو یارب جلوہ گر سلطانکا رخ

ردیف — غزل ۱۴۱ — الدال

غیر حالت ہی ہمارے جانِ عالم المدد
دل نہین دیتا تسلی جانِ عالم المدد

آہِ آتشبار اکدن خود جلادیگی مجھی
کوندتی ہی سر پہ بجلی جانِ عالم المدد

ناتوانکی ہوش اوڑاتی ہین ہواے وصل نی
آج کل چلتی ہی آندہی جانِ عالم المدد

تیغ ابروی کشیدہ کا بندہا رہتا ہی دہیان
سر پہ چلتی ہی سُسری جانِ عالم المدد

منتین یون ہی ہوئین گہر جی شتابی دی وصل
اک مری تقدیر سوتی جانِ عالم المدد

موت آتی ہی نہ آتا ہی مجھی پیغامِ وصل
آفت آئی کیسی کیسی جانِ عالم المدد

ابرو و مژگان کی گہائل آج کل پہر صفدر ہی
چلتی ہی برچہی کٹاری جانِ عالم المدد

غزل ۴۲

ہجر نی مارا تارا شہِ عادل فریاد
اب نہیں ضبط کا یارا شہِ عادل فر

غمِ فرقت نی اجل بنکی کیا کام تمام
دم لبوں پر ہی ہمارا شہِ عادل فر

ہر جگہہ داغِ جدائی نی کہائی تاثیر
سینہ شق دل ہی ہوا پارا شہِ عادل ف

آؤ دیکہو کہ دم اٹکا ہوا ہی آنکہوں مین
شوقِ دیدار نی مارا شہِ عادل ف

آؤ بیٹھو کبہی پہلو مین تو آرام آئی
دل تڑپتا ہی ہمارا شہِ عادل فر

میری پہلو مین ٹہرنی نہیں دیتی تجکو
غیر کرتی ہین اشارا شہِ عادل ف

حسرتِ وصل مین جان آئی لبوں پر ای صدر
میری دلنی مجھی مارا شہِ عادل فریاد

غزل ۴۳

عید تو ملنی کو آؤ قبلۂ عالم ہی عید
چاند سی صورت دکہاؤ قبلۂ عالم ہی عید

عاشقوں کا رنگ جمجاتی ہی لہو روتین رقیب
مہندی ہاتہوں مین لگاؤ قبلۂ عالم ہی عید

تیس دن سی ہی تمنا عید ملنی کی مجہی
آج تو تشریف لاؤ قبلۂ عالم ہی عید

کروٹین لیلی کی فتنہ چونک اوٹہی ہی بپا ہو حشر
عطر مین بس بس کی آؤ قبلۂ عالم ہی عید

ساتہ سونیکی تمنا مین گئی ہین مہینی دن
آج تو قسمت جگاؤ قبلۂ عالم ہی عید

تمکو غیروں سی کہان فرصت کہ میری پاس آؤ
تو وہین مجہکو بلاؤ قبلۂ عالم ہی عید

صفدر کی آنسو مہینو سی نہین اب تک تہمی
آج تو اسکو ہنساؤ قبلۂ عالم ہی عید

غزل ۴۴

مبارکباد اے دل ظل سبحانیکی ہی آمد
میان عشق منزل ظل سبحانیکی ہی آمد

حسینان جہان سے پوا بنکر آتی جاتی ہین
مثال شمع محفل ظل سبحانیکی ہی آمد

نسیم صبح تازہ گل کہلاتی ہی گلستان ہین
چہکتی ہین عنادل ظل سبحانیکی ہی آمد

بہری ہین بستی مشتاقو نپر شتابی گرتی ہین
ہماری شاہ عادل ظل سبحانیکی ہی آمد

قرار آجائیگا تجہکو بہی وہ پہلو نمین بیٹہینگی
تڑپتا کیون ہی اے دل ظل سبحانیکی ہی آمد

کہین سے پان کہین حو بان کہین عشاق کا مجمع
جمی ہی آج محفل ظل سبحانیکی ہی آمد

مراد و نکا چمن اے صدر شاداب ہوئیگا
کہلین گے غنچۂ دل ظل سبحانیکی ہی آمد

غزل ۵۴

مجھکو اُنکی وصل کی صحبت ہی ظلّ اللہ یاد

رات دن وہ عیش و عشرت ہی ظلّ اللہ یاد

میری پہلو مین رہا کرتی تھی تم مانندِ ماہ

چاندسی رخسار کی طلعت ہی ظلّ اللہ یاد

رات دن گھر مین مچی رہتی تھی شادیِ وصال

وہ مزا وہ لطف وہ لذّت ہی ظلّ اللہ یاد

گنجِ قارون سامنی آتی تو ٹھکراتا چلون

آپکی دیدار کی دولت ہی ظلّ اللہ یاد

منتین کرنا ہمارا اور تمھارا روٹھنا

یہہ ادا یہہ ناز یہہ جو دست ہی ظل اللہ یاد

تم تھی پہلو مین مرا دل شاد گھر آباد تھا

جشن کا دن اور شب وصلت ہی ظل اللہ یاد

پھرتا ہی آنکھو نمین سامان وصال ای صدر روز

ہجر مین ساری وہ کیفیت ہی ظل اللہ یاد

ردیف الدال ہندی غزل ۴۶

عاشق سی تو نچاہتی تہا بادشا گھمنڈ

کیا جبین آ گیا جو کیا بادشا گھمنڈ

بل کھائیگی جو طائر دلکو کیا اسیر

پیدا کریگی زلف سا بادشا گھمنڈ

پهرا کی شمع گور غریبان بجها چکی
اب کیا کریگی باد فنا بادشا گهمنڈ

رگ رگ کی کاٹتی هی گنهگار کا گلا
کرتی هی مجهسی تیغ جفا بادشا گهمنڈ

سر جهک گیا تمهارا قد پاک دیکهکر
کیا کیا چمن مین سرو کو تها بادشا گهمنڈ

دیکها تو کیا سنا نهین تمسا کوئی حسین
تمکو تو حسن پر هی بجا بادشا گهمنڈ

موقوف کردیا هی جواب سلام صدر
یهه مقتضای ناز هی یا بادشا گهمنڈ

ردیف غزل الذال

هی نعمت وصال هی کیا بادشا لذیذ
دنیا کی شی هی یهه سوا بادشا لذیذ

چسکا زبانکو بوسهٔ عناب لب کا هی
مثل رطب هی اسکا مزا بادشا لذیذ

شیرینی دہن پہ تصدق نبات ہی
یہہ ہی بس اتنہا سی سوا بادشا لذیذ

لطفِ شبِ وصال سے نسبت نہین ہی
ان نعمتونکو حق نی کیا بادشا لذیذ

جی چاہتا ہی لذتِ بوس و کنار کو
یہہ ہی مزہ کہین حد سی سوا بادشا لذیذ

میلا ہوا ہی سیبِ ذقن پہ یہہ طفلِ دل
اس میوہ کا ہی سب سے مزا بادشا لذیذ

جی لوٹ صدر کا تمہاری وصال پہ
دنیا مین ہی یہہ ایک مزا بادشا لذیذ

غزل

راستی شمشادنی کی قامت سلطان سی اخذ
پہولون نے بو باس ہی نکہتِ سلطان سی اخذ

چودہوین چاند کو یہہ کب میسر تہا عروج
ہر کمال اپنی کیا ہی طلعتِ سلطان سی اخذ

بلبلونکو یہہ لیٹ لہجہ بہلا کب تہا نصیب
گلفشانی کی زبان حضرت سلطان سی اخذ

تختی پہولونکی نہ پیدا کرتی جنت کی بہار
باغ نی یہہ خوشنمایان کین صحبت سلطان سی اخذ

یہہ ملاحت خامہ بہزاد مین پیدا نہ تہی
کیسی کیسی صنعتین کین صورت سلطان سی اخذ

دل کبہی آگی دہڑکتا تہا نہ ہلتا تہا جگر
بیقراری کی ہی ہمنی فرقت سلطان سی اخذ

کب مذاق شعر سی ای صدر یہہ دل تہا گداز
شاعری کی مینی جوش الفت سلطان سی اخذ

ردیف غزل ۴۹ الرّا

جان و دل سی بہی ہی پیارا اختر
ہم ہین اختر کی ہمارا اختر

پہرتی ہی نظر و نمین وہ چاند سی شکل
دو نو آنکہونکا ہی تارا اختر

نور سی جسکی خجل ہی مہتاب
ہند مین ہی وہ ستارا اختر

حق تعالیٰ کی مین صنعت کی نثار
نورِ قدرت سی سنوارا اختر

انجمِ صبح بنی ماہ جبین
جب ہوا انجمن آرا اختر

چاند سورج کی حقیقت کیا ہی
کوئی دیکھی تو ہمارا اختر

جان و دل کسکو ہی ای صدر عزیز
بخدا ہی مجھی پیارا اختر

غزل

نہ فرشتہ ہی نہ انسان ہی مثالِ اختر
قدرتِ حق نظر آتا ہی جمالِ اختر

نہ فریدون نی نہ جمشید نی پایا ہی شرف
اللہ اللہ زہی جاہ و جلال اختر

یا خدا مجھکو نظر آئی کشیدہ ابرو
میری پتلی کا بھی تارا ہو ہلالِ اختر

رخِ روشن سے ہوا چودھویں کا چاند خجل
ماہِ کامل سے بھی ہے بڑھ کے کمالِ اختر

جیسے مشکل میں بشر کرتے ہیں اللہ کو یاد
یوں ہی رہتا ہے مرے دل میں خیالِ اختر

مونہہ کو آتا ہے کلیجہ قلقِ فرقت سے
جان بچ جائے جو حاصل ہو وصالِ اختر

چشم انصاف نے اے صدر زمانہ دیکھا
نظر آیا نہ حسین کوئی مثالِ اختر

غزل

نہ پری ہے نہ حور ابو المنصور
نورِ حق کا ہے نور ابو المنصور

دل سے نزدیک جانتا ہوں میں
گو ہے نظروں سے دور ابو المنصور

شل امین ہی لکھنو روشن
لمعۂ شمع طور ابو المنصور

نشا معرفت سی مست ہوئین
ہی شراب طہور ابو المنصور

مہر و مہ مین ہی عیبِ نقص و زوال
سر سی پا تک ہی نور ابو المنصور

بادۂ وصل ہی مفرحِ قلب
عاشقونکا سرور ابو المنصور

تلملاتا ہی دل مرا ای صد
کہ ہی پہلو سی دور ابو المنصور

غزل ۵۲

سرمایۂ بہارِ گلستان ہی شہریار
ہر گل گواہ ہی گلِ خندان ہی شہریار

پہلو نشین حسینِ زلیخا جناب ہین
سچ تو یہہ ہی کہ یوسفِ کنعان ہی شہریار

ای چودہوین کی چاند مقابل نہو جیو
تو اک ستارہ ہی تابان ہی شہریار

پریونکی تخت روح رہس مین اوترتی ہین
دنیا مین دوسرا یہہ سلیمان ہی شہریار

پہیلی ہوئی ہی روشنیِ حسن دوردور
روشن چراغِ محفلِ خوبان ہی شہریار

تقدیر مین ہی شربتِ دیدار سی شفا
مین ہجر مریضِ عیسیِ دوران ہی شہریار

ای صدر زیبِ تخت ہی تزئینِ سلطنت
تاجِ شکوہِ قیصر و خاقان ہی شہریار

غزل ۵۳

فخرِ اسکندر و دارا ہی شہِ کشور گیر
کیا اولی العزم ہمارا ہی شہِ کشور گیر

بارگہ غیرتِ ایوانِ سلیمانی ہی
پریونکا انجمن آرا ہی شہِ کشور گیر

چاہنی والی زلیخا کیطرح ہین قیمن بان
سبکو یوسف سی بہی پیارا ہی شہ کشور گیر

حاصل صنعت صورتگر ایجاد ہے یہ
دست قدرت کا سنوارا ہی شہ کشور گیر

جسکی در کی ہین گدا قیصر و اسکندر و جم
وہ شہنشاہ ہمارا ہی شہ کشور گیر

رخ پر نور سی ہی نور سیادت کا ظہور
عرش اعظم کا ستارا ہی شہ کشور گیر

وہ بہی دن آئین الہی کہ کہین ہم ای صدر
آج پہلو مین ہمارا ہی شہ کشور گیر

غزل

مری دلمین آؤ شہ ہفت کشور
یہی گھر بساؤ شہ ہفت کشور

چمک کر گری خرمن دل پہ بجلی
ذرا مسکراؤ شہ ہفت کشور

رقیبونسی یہہ گرمیان ہی مبارک | اونہین کو جلاؤ شہِ ہفت کشور

چھری پہیر دو بیگنہ کی سگلے پر | نہ تیوری چڑہاؤ شہِ ہفت کشور

مرا خون حاضر ہی تلوونسی مل لو | یہہ مہندی لگاؤ شہِ ہفت کشور

کہ یہہ برگِ سبز اس گدا کا ہی تحفہ | مرا پان کہاؤ شہِ ہفت کشور

لہو ہو کی بہجائیگا حسد کا دل
نہ اتنا ر ولاؤ شہِ ہفت کشور

غزل

کیا طرحدار ہی سلطان عیت پرور | مہر رخسار ہی سلطان عیت پرور

بکتی ہین حضرت یوسف کیطرح روز حسین | گرم بازار ہی سلطان عیت پرور

خرمن حسرتِ عشّاق کو پامال کیا | برق رفتار ہی سلطانِ عیّت پرور
عاشقِ ابروئی خمدار گلی کاٹتی ہین | تیز تلوار ہی سلطانِ عیّت پرور
سر سی پا تک یہی بندہ ہی طلسمِ قدرت | شانِ غفّار ہی سلطانِ عیّت پرور
دلبری ناز و ادا حسنکی اللہ ری جوش | بحرِ ذخّار ہی سلطانِ عیّت پرور

مین تصدّق ہوئین قربان ہون اسپرای صدر
میرا دلدار ہی سلطانِ رعیّت پرور

ردیف غزل ۵۶ الرّا ہندی

طرح طرح کی مصیبت ہی بادشا کا بگاڑ | قلق ہی غم ہی اذیّت ہی بادشا کا بگاڑ
عذابِ ہجر فی برزخ کی شان پیدا کی | ہماری حقمین قیامت ہی بادشا کا بگاڑ

مین مر گیا مگر آرزو گی رہی ویسی
غضب ہی قہر ہی آفت ہی بادشا کا بگاڑ

شب وصال خفا ہو کی سو رہی ہی مجھسی
یہہ ناز ہی کہ شرارت ہی بادشا کا بگاڑ

یہہ روٹھنا یہہ لڑائی ہی میری جان کی ساتھہ
مین جب تلک ہون سلامت ہی بادشا کا بگاڑ

جو آج روٹھہ گئی ہین تو کل منین گی ضرور
دلیل لطف محبت ہی بادشا کا بگاڑ

یہہ دلبری ہی یہہ شوخی یہہ ناز ہی ای صدر
نہ بغض ہی نہ عداوت ہی بادشا کا بگاڑ

ردیف غزل ۵ الزّا

اللہ ری آرزوئی شہنشاہ سرفراز
دل دوڑتا ہی سوئی شہنشاہ سرفراز

باغ جہان بسا ہی بس اس شکل باغ سی
ہر پھول مین ہی بوئی شہنشاہ سرفراز

موسٰی کیطرح طالبِ دیدار کو غش آی
سر کی حجابِ روی شہنشاہِ سرفراز

سورج کی کیا مجال ہی جو ہمسری کری
ذرّہ ہی روبروی شہنشاہِ سرفراز

ذرّہ ہیین کی خاک کا خورشید بنگیا
جو تہا فلک پہ کوی شہنشاہِ سرفراز

جاری ہین دونو آنکہو نسی نہرِ اشکِ سیل
طوفان ہی جستجوی شہنشاہِ سرفراز

ای صفدر دل جہان کی حسرت سی بہر گیا
باقی ہی آرزوی شہنشاہِ سرفراز

غزل

بلبلِ دلکو بہت بستانِ خاقان ہی عزیز
مثلِ جنّت سیرِ گل ریحانِ خاقان ہی عزیز

یہہ لیجاتی کہ چہوٹا دامنِ محبوب کو
مجہکو اپنی جانسی ایمانِ خاقان ہی عزیز

مصحفِ رخ کی زیارت دولتِ کونین ہی | صورتِ ایمان مجھی قرآنِ خاقان ہی عزیز

طائرِ دلکی اسیری کا یہی ہی سلسلہ | پھر جنونمین گیسوی پیچانِ خاقان ہی عزیز

شوکتِ دارا شکوہِ جم کرون اسپر نثار | ایک مین کیا سبکو عظم و شانِ خاقان ہی عزیز

چاند سا مونہہ جس طرف پھیرا اوجالا ہوگیا | ساری عالم کو مہِ تابانِ خاقان ہی عزیز

بندی تو کیا ہین خدا پوچھی تو کہہ بیٹھی یہہ صد

مجھکو جان و دلسی بڑھکر جانِ خاقان ہی عزیز

غزل ٩٥

شوق سی مینی اوٹھائی قبلۂ عالم کی ناز | جان و دلکی طرح بہائی قبلۂ عالم کی ناز

چھیڑ چھاڑ اغیار سی رہنی لگی دو دو پہر | ہوگئی کیسی پرائی قبلۂ عالم کی ناز

کیا ہمارا ہی جگر ہی داغ اوٹھانیکی لئی
غیر اوٹھائین ہائی ہائی قبلہ عالم کی ناز

وصل ہین وہ روٹھہ جائین ہین بہائین لو منانی کو
یون ہین میرا دل اوٹھائی قبلہ عالم کی ناز

صحبت انسان سی تھا خاص اللہ سی مزاج
کیسی کیسی یون نی اوڑائی قبلہ عالم کی ناز

چلملین تیوری چڑہی مجھپر جفا سون روٹھہ جائین
پہر خدا مجھکو دکہائی قبلہ عالم کی ناز

غیر کا کیا موتہہ جو سہجائی ادا و دلبری
صدر نی ولسی اوٹھائی قبلہ عالم کی ناز

غزل

مہمان رہین جو حضرت سلطان تمام رو
دیکہا کرونمین صورت سلطان تمام رو

مجمع کئی ہوئی ہین حسینان شعلہ رو
رہتی ہی گرم صحبت سلطان تمام رو

دنرات جان کنی ہین گذرتی ہی آجکل
شب بہی ہی ہجر فرقت سلطان تمام نو

کیونکر نہ دن وصال کا روشن ہو مثل مہر
رہتی ہی گہر مین طلعت سلطان تمام نو

بالائی بام صبح سی بکہری ہین اونکی بال
مہکی گی آج نکہت سلطان تمام نو

نازو ادا مین چار پہر دن ہوا بسر
یکسان ہی شرارت سلطان تمام نو

ای صدر آرزو ہی کہ دن بہر رہی وصال
مین بہی کرون زیارت سلطان تمام نو

ردیف غزل السین

جہرمٹ ہی خوبصوتونکا بادشاکی پاس
پریون نی باندہی ہی ہوا بادشاکی پاس

شاید ہمارا خون بہانیکی فکر ہی
گوندہی ہی ہو وسہری ہی حنا بادشاکی پاس

راتونکو چھپ کے روز پہنچتا ہی دل وہان
مجھکو کبھی نہ لیکی گیا بادشا کی پاس

بچ جای جان شربت دیدار گر ملی
ہی سیری درد دلکی دوا بادشا کے پاس

ای درد ہجر اسکو نہ پہلو مین ڈہونڈہنا
مدت ہوئی کہ دل ہی مرا بادشا کے پاس

پریونکا ہی ہجوم سلیمان عصر ہی
کیسا پری بند ہا ہی پڑا بادشا کے پاس

ای صدا بتو دوری محبوب شاق ہی
لیجائی مجھکو جلد خدا بادشا کی پاس

غزل ۶۲

سنگھائی جلد خدا بادشاہ کی بو باس
اڑا کی لائی ہوا بادشاہ کی بو باس

شمیم باغ سی کیا اوسکا دل شگفتہ ہو
جو سونگھتا ہو سدا بادشاہ کی بو باس

سناہی

سنا ہی آج ہوا کہانیکو وہ نکلی ہین
ہوا اوڑا کی لی آ بادشاہ کی بو باس

مہک رہی ہی گل و عطر و مشک و عنبر مین
ہماری ماہ لقا بادشاہ کی بو باس

جدہر نکل گئی گلشن مین بلبلین ہوئین مست
گلونسی بہی ہی سوا بادشاہ کی بو باس

بٹہا دی تو انہین ای جذب لا کی پہلو مین
ہماری گہر مین بسا بادشاہ کی بو باس

نصیب غیر ہی ای صدر کتنی مدت سی
ادہر نہ لائی ہوا بادشاہ کی بو باس

غزل ٦٣

دلمین مچلی ہوئی ہی حضرت اختر کی ہوس
جان لی لی نہ کہین صلت اختر کی ہوس

بزم حور اسی ہی گہبرا کی نکل آونگا
رہنی دیگی نہ کہین صحبت اختر کی ہوس

واعظو سورت یوسف کی قسم کہاتا ہون
میری لمین ہی فقط صوتِ اختر کی ہوس

باغ جنت ہو کہ دوزخ ہو گنہ ہو کہ ثواب
میرا ایمان ہی بس حضرتِ اختر کی ہوس

خاک تربت پہ مرے حسن کی بجلی چمکی
ایک اک ذرّہ کو ہی طلعتِ اختر کی ہوس

جس جگہہ دیکہی عشاق کا ہنگامہ ہی
سیکڑون دل ہین اور اک الفتِ اختر کی ہوس

کسطرح جیر کی پہلو مین دکہاؤن ای صدر
خون دل بنکی رہی حضرتِ اختر کی ہوس

غزل ۶۴

نہ دل دکہاؤ مرا بس خدیو گیہان بس
یہہ ظلم تا بکجا بس خدیو گیہان بس

تڑپ بہی دیکہہ چکی خوب نیم بسمل کی
لگاؤ تیغ جفا بس خدیو گیہان بس

نہ سونہہ چھپاؤ کہ مین ہون تمہارا محرم راز
کہان تلک یہہ حیا بس خدیو گیہان بس

گھڑی گھڑی کی شرارت سے جان بلب ہوئین
دکہائی خوب ادا بس خدیو گیہان بس

ہمارا طائر دل ہو چکا اسیر بلا
سمیٹو زلف سا بس خدیو گیہان بس

مری گناہ کرو پاک آپ رحمت سے
مین شرمسار ہوا بس خدیو گیہان بس

بہت دنون تو رہا امتحان الفت صدر
کہین قدم نہ ڈگا بس خدیو گیہان بس

ردیف غزل الشین معجمہ

ہر گدا و بادشاہی قبلہ عالم سی خوش
بندی تو کیا ہین خدا ہی قبلہ عالم سی خوش

رائج دین قوت اسلام و رونق شرع کے
شافع روز جزا ہی قبلہ عالم سی خوش

شیعیِ پاک آبروئی شیعیان آلِ رسول
روحِ شاہِ لافتیٰ ہی قبلۂ عالم سی خوش

ذاکر و مدّاح و ماتم داروں کی مجلسی
خامس آلِ عبا ہی قبلۂ عالم سی خوش

ساکنان لکھنؤ کیا جزو کل کی ہین مراد
کسقدر خلقِ خدا ہی قبلۂ عالم سی خوش

جامۂ خلق و مروت قطع انپر ہوگیا
سبز پوشِ مصطفا ہی قبلۂ عالم سی خوش

کیا عجب اس سال عودِ سلطنت ای صدر ہو
صدر آرائی دعا ہی قبلۂ عالم سی خوش

غزل

جہاں دیکھو وہان ہی خسروِ جمجاہ کی خواہش
ہر اک دلمین نہان ہی خسروِ جمجاہ کی خواہش

چمن شاداب گل پھولی ہین شوقِ روی رنگین مین
بہارِ بوستان ہی خسروِ جمجاہ کی خواہش

اجل تو تھم چکی تھی حسرتِ دیدار دی کا
بقائے روح و جان ہی خسرو جمجاہ کی خواہش

نہ پوچھو کس لیے میں تلملاتا ہوں تڑپتا ہوں
مری لیلی عیان ہی خسروِ جمجاہ کی خواہش

سنبھالا آرزو نے جب گرایا ضعفِ پیری نے
عصائے ناتوان ہی خسرو جمجاہ کی خواہش

لہو آنکھوں سے بہتا ہی کلیجہ پھڑ پھڑاتا ہی
نہان ہی اور عیان ہی خسروِ جمجاہ کی خواہش

فقط ہم آرزوی وصل پر ای صدر جیتی ہین
تنِ بیجان کی جان ہی خسروِ جمجاہ کی خواہش

ردیف **غزل** الصّاد

دل ہی وہی کہ ہی جسے سلطان سے اختصاص
یارب بڑا فقیر کو سلطان سے اختصاص

سنکر نکیر سہمے مین کہدونگا قبر مین
کیا پوچھتے ہو ہی مجھے سلطان سے اختصاص

چہوٹون تو مرکی مین قدم پاک سی چہپون
بس عمر بہر یہ مین ہی سُلطانسی اختصاص

بستر کئی ہی سائلِ وصل آستان پر
پیدا کیا فقیر نی سُلطانسی اختصاص

ذرات گرد پہرہی جا جا کی سیر کو
ولکی طرح ہوا اسی سُلطانسی اختصاص

آنکہون مین ہی گذر تو مری ملین ہی جگہہ
ان دو وزون نے ہی ہوئی سُلطانسی اختصاص

وہ گل مین بلبل اور وہ صنوبر مین فاختہ
کیونکر نہ صدر ہو مجہی سُلطانسی اختصاص

غزل ۶۸

کوندتی بجلی قبا ہی صحبتِ اختر مین رقص
شوخیان کرتا ہی طبع حضرتِ اختر مین رقص

دل تڑپتا ہی پہڑکتا ہی جگر بسمل کیطرح
راتدن مین دیکہتا ہون فرقتِ اختر مین رقص

وجد کرتی ہی ہمارے روح بزم خاص مین
یہہ پری بہی سیکہتی ہی خلوت اختر مین رقص

سر پہرا یا گردشین ین ال تہ و بالا کیا
دور گردون نے دکہایا الفت اختر مین رقص

بسملو نپر لوٹتی ہین بسملان تیغ ناز
حشر برپا کر رہا ہی صحبت اختر مین رقص

ناچتی آتی اگر زہرہ تو مین تہہ پہیر لون
کب پسند آتا ہی دلکو فرقت اختر مین رقص

یا خدا پہر جائین برگشتہ مقدر کی نصیب
صدر رہی دیکہی کسیدن صحبت اختر مین رقص

ردیف غزل الضاد

عشاقکو محبت شاہ زمان ہی فرض
شوق وصال حضرت شاہ زمان ہی فرض

معشوق مجہکو یوسف ثانی عطا ہوا
حقا کہ عشق صحبت شاہ زمان ہی فرض

کافی ہی مجہکو حکم اولی الامر کی دلیل
بعدِ رسول طاعتِ شاہِ زمان ہی فرض

ایمان میرا مصحفِ رخسار کی ہی سیر
دیدارِ حسن صورتِ شاہِ زمان ہی فرض

واجب تمہین نماز کا گہٹا ہی واعظو
مجہکو بہی داغِ الفتِ شاہِ زمان ہی فرض

تکلیف ہو کہ عیش ہو صحت ہو یا مرض
ہر حال مین اطاعتِ شاہِ زمان ہی فرض

ای صدر دونو ہاتہہ ہین سوی حق بلند
ہر دم دعای دولتِ شاہِ زمان ہی فرض

غزل

کسی سی کام ہی کیا شہر یار سی ہی غرض
پس خدا بخدا شہر یار سی ہی غرض

اجل بہی آئی تو سمجہون اوسی بہی نامحرم
کہ مین ہون اہلِ وفا شہر یار سی ہی غرض

یقین

یقین ہی حشر مین ہو میرا حشر ساتھہ اونکی
مجھی تو صبح و مسا شہریار سی ہی غرض

ملک سے جن سی بشر سی مجھی نہین مطلب
خدا سی کام ہی یا شہریار سی ہے غرض

لحد مین حشر مین ہر جگہین باغِ جنت مین
ہر اک جگہہ بخدا شہریار سی ہی غرض

گری ہوئی ہین نگاہون سی سب امیر و فقیر
مین ہیچ ان نہین کا گدا شہریار سی ہی غرض

خدا ہی پوچھی تو ای صدر صاف یہہ کہدون
تری تلاش ہی یا شہریار سی ہی غرض

ردیف الطا — غزل

خدا کری مری پاس آئی بادشاہ کا خط
پیامبر مجھی دیجائی بادشاہ کا خط

کرمی او تار کی سونیکی و ون الٰہی انعام
پیامبر سی جو ہاتھہ آئی بادشاہ کا خط

کھنچین سیاہیہ چلی وہ جواب نامۂ شوق
جواب نامہ ہی ہوجائی بادشاہ کا خط

پیامبر صفت جبرئیل نازل ہو
مین سمجھون وحی اگر آئی بادشاہ کا خط

ملونمین ہاتہونپہ آنکھین قدم پہ پہرکہون
جونامہ بر مجھی پہنچائی بادشاہ کا خط

ہزار بار سنون پہر نہ سیر ہو نیت
یہی کہون کوئی دوہرائی بادشاہ کا خط

رہی کبھی مری سر پہ کبھی کلیجہ پہ
جو ابکی صدر ادہر آئی بادشاہ کا خط

غزل

ہی زندگی کی حلاوت جہان پناہ سہی ربط
عجب مزی کی ہی نعمت جہان پناہ سہی ربط

ہمارا دل دل اطہر مین راہ کرتا ہی
بڑہا رہی ہی طبیعت جہان پناہ سہی ربط

کی

کہ اک نگاہ ہی عاشق کی دوست دشمن پر
رقیب سے بھی عداوت جہان پناہ سے ربط

غبار ہو کی رسائی کرا دنکی دامن تک
ہی امتحان مروت جہان پناہ سے ربط

خدا نصیب کرے حشر بھی مرا انسے
نہ جائے تا بہ قیامت جہان پناہ سے ربط

الٰہی جذبہ دلمین اثر ہو خاطر خواہ
بڑہا رہی کسی صورت جہان پناہ سے ربط

وہ بوالہوس ہین جو مرتی ہین مال پر اے صدر
کہ دل غنی کی ہی دولت جہان پناہ سے ربط

ردیف غزل الظاء

کیا کہون جو کچھہ اوٹھایا الفت اختر مین حظ
مثل حظ نفس پایا الفت اختر مین حظ

ذائقہ اوترا ہوا ہی روح مین ملین مزا
خانہ تنہین سمایا الفت اختر مین حظ

حظِ دنیا سی نکیونکر ہو وہ دل برخاستہ
جسکی دلنی خوب اوٹھایا الفتِ اختر مین حظ

تو نیعمت ہی خداداد اسی ولش خوارانِ عشق
منّ و سلویٰ سنکی آیا الفتِ اختر مین حظ

زندگی بہر یہہ حلاوت یہہ مزا باقی رہا
جان ہاتہہ آئی کہ پایا الفتِ اختر مین حظ

زانوی محبوب پہ سر تہا جو نکلی تنسی جان
بعدِ مردن بہی اوٹہایا الفتِ اختر مین حظ

صدر مجہکو زندگی کا حظ خدا نی دیدیا
انتہا سی بڑہ کی پایا الفتِ اختر مین حظ

غزل

چراغِ راہِ اطاعت ہی بادشا کا لحاظ
فروغ نورِ حقیقت ہی بادشا کا لحاظ

ادب ہاتہہ سی جائی وصال ہو کہ فراق
کہ امتحانِ محبت ہی بادشا کا لحاظ

لحاظ

مجال کیا ہی جو چار آنکھہ کر کی بات کرن
میان خلوت و جلوت ہی بادشا کا لحاظ

بلائین لین نہ گلیسی لگا یا صبح تلک
شب وصال قیامت ہے بادشا کا لحاظ

ادب شناس کو گستاخیونسی کیا حاصل
کہ دوستی کی علامت ہے بادشا کا لحاظ

مذاق بوس و کنار و وصال کہو بیٹھی
ادب ہی یا کہ یہہ حسرت ہے بادشا کا لحاظ

خلاف وضع نہ گستاخیان کرای دل صدر
کہ مقتضائی اطاعت ہی بادشا کا لحاظ

ردیف غزل العین

اللہ اللہ نازنینونمین مرا سلطان ہے شمع
چاندتارونمین حسینونمین مرا سلطان ہے شمع

لوگ گاتی بیٹھی ہین چو دانو نکی صوت حسین
دیکھو ان محفل نشینونمین مرا سلطان ہے شمع

اقتباسِ نورِ اختر سی نگیون چمکین حسین
ابتلک ان مہ جبینونمین ہی اُس سلطان شمع

ابتدا سی آجتک چمکا ہوا ہی نورِ حسن
ساری پیشینیون پسینونمین ہی اُس سلطان شمع

مثلِ پروانہ گری پڑتے ہین محبوبانِ خلق
واہ کیا ان نازنینونمین ہی اُس سلطان شمع

رونقِ دنیا جہانکی زیبِ عالم کا فروغ
ان مکانونکی مکینونمین ہی اُس سلطان شمع

نورِ اسماسی رویقین مطلعِ انوار ہین
صدرِ غزلونکی زمینونمین ہی اُس سلطان شمع

غزل

آج ایہی سی ہی خیالِ حضرتِ اختر شروع
پہر نئی سر سی ہی جوشِ الفتِ اختر شروع

وصل پوری نہونی پای ہنگامِ وصال
رات گذری پہر ہی صبحِ فرقتِ اختر شروع

تخت پہ پیونکی پرستانسی چلی آتی ہین آج
نور منزلمین ہی شاید صحبتِ اختر شروع

دیکھیی کیونکر بسر ہوتی ہی تنہائیکی رات
شام سی ہی آج یادِ حضرتِ اختر شروع

ابتدا سی چودہوین چاند کی صورت ہے ہوم
کون کہتا ہی کہ اب ہے شہرتِ اختر شروع

کہدو زہرہ سی کہ حاضر ہو مجری کی لیئی
ناچ گانا ہی برای صحبتِ اختر شروع

صدر جانِ زار اب بچتی نظر آتی نہین
دلمین ہی دردِ فراقِ حضرتِ اختر شروع

ردیف غزل الغین

بزمِ عالم مین ہی گہر گہر شہرۂ دو رانکا فروغ
مہر و مہ کی ہی برابر شہرۂ دو رانکا فروغ

اوسکو ہر ماہ ہی نقصان اسکی ہر روز زوال
چاند سورج سی ہی بڑہکر شہرۂ دو رانکا فروغ

شمع ہی لکھنؤ کی ملک اودہ کا ہی چراغ
بزم بزم اور ہی گہر گہر شہ اودہ کا فروغ

ظلمت اودہ ہی پر نور جمالِ رخ سی
ہفت انجم سی ہی بہتر شہ اودہ کا فروغ

پرتو نور سی روشن ہی جنوب اور شمال
مثلِ قطبین ہی برتر شہ اودہ کا فروغ

لاکہہ ظلمت ہی حائل رو کی مثل نگاہ
پردہ کے بیچ ہی باہر شہ اودہ کا فروغ

مطلعِ مہر جہانتاب ہی یہ دل ای صدر
میری گہر مین نہو کیونکر شہ اودہ کا فروغ

غزل

مین کیا کہون کہ ہی کیسا جہان پناہ کا باغ
نمونہ بہشت ہی گویا جہان پناہ کا باغ

روش روش ہی حسینانِ سبزہ رنگ کی زیب
ہرا بہرا ہی سراپا جہان پناہ کا باغ

جب آ کی دیکھی شمشاد قد ٹہلتی ہین
بنا ہی گلشن طوبا جہان پناہ کا باغ

گیا زمین سی سوتی خلد گلشن شدّاد
مگر بہشت سی اترا جہان پناہ کا باغ

بہشت زیب فلک زیب ہی زمین کی رونق
خدا کا باغ ہی بس یا جہان پناہ کا باغ

نئی چمن نئی گلبن نئی گل و بلبل
ہی جائی سیر و تماشا جہان پناہ کا باغ

ہوا علاج مریضان ہجر ہی ای صدر
جہا نمین ہی مسیحا جہان پناہ کا باغ

ردیف غزل الفا

دل ہمارا دوڑتا ہی جا نعالم کیطرف
سچ ہی جذب کہربا ہی جا نعالم کیطرف

انقلاب آسمانی کروٹین بدلا کری
خالق ارض و سما ہی جا نعالم کیطرف

شکوۂ دردِ دلِ عاشق کوئی سنتا نہین — جسکو دیکھو بولتا ہی جانِ عالم کیطرف

خال و گیسو کی ہوا مین کیون نہ مرغِ دل اُڑے — دام و دانہ ایکجا ہی جانِ عالم کیطرف

بندۂ زر کو مبارک ہووے دولت کی ہوس — دل غنی اہلِ وفا ہی جانِ عالم کیطرف

حورِ جنت بہی نہ آج آئی ہماری سامنی — جذبۂ دل لیچلا ہی جانِ عالم کیطرف

رنج و غم درد و مرض کو پاؤن و ہرنا محال

صدر انبوہِ دعا ہی جانِ عالم کیطرف

غزل

شگفتگی طبیعت ہے شہریار کا وصف — بہار باغ فصاحت ہے شہریار کا وصف

زبان بان ہی بیانِ ثنای حسن و جمال — مذاق عشق و محبت ہی شہریار کا وصف

جہان سنو یہی چرچا یہی ہی افسانہ
ہر ایک بزم کی زینت ہی شہریار کا وصف

ثنا ئی جو زکر میری سامنی واعظ
مجہی بہشت کے نعمت ہے شہریار کا وصف

ثنائی حسن کا شہرہ نہین پڑ گیا سکہ
جگہہ جگہہ سر صحبت ہے شہریار کا وصف

کہان زبان جو مدح جمال و حسن کرن
طلسم و فتر قدرت ہے شہریار کا وصف

ثنائی حسن نے شیرین زبان کیا ای صد
نبات و قند کی لذت ہی شہریار کا وصف

ردیف غزل القاف

راتدن شام و سحر ہی حضرت اختر کا شوق
زندگی کی ہی حلاوت وصلت اختر کا شوق

ای مہ تابان چمک کر آنہ میری سامنی
روز اول سی ہی مجہکو طلعت اختر کا شوق

آرزو یہہ ہی کہ گلدستہ بنی فردوس کا
کسقدر رہی لکہو داغ اُلفت اَختر کا شوق

بنکی پروانہ پہنچتا ہی ہمارا مرغِ روح
شمع ویون کیطرح ہی صحبتِ اَختر کا شوق

یہہ ارادہ ہی کہ تنہائیمین رازِ دل کہون
ایک مدت سی ہی مجہکو خلوتِ اَختر کا شوق

آنکہہ اوٹہا کر ہی ندیکہین وہ ہلال عید کو
بہر گیا ہی جنکی دلمین دیدِ اَختر کا شوق

سورۂ یوسف کا رہتا ہی وظیفہ صدر کو
اللہ اللہ نور و حُسنِ صورتِ اَختر کا شوق

غزل

دلمین موج جین کر رہا ہی قبلۂ عالم کا عشق
مثل دریا بڑہ گیا ہی قبلۂ عالم کا عشق

آبلی لیکر اپنی جابجا سینہ مین گلہا ہی داغ
واہ کیا پہولا پہلا ہی قبلۂ عالم کا عشق

ذائقہ وصل سی باز آ نہین سکتا کبھی
کیا کہون کیا با مزا ہی قبلۂ عالم کا عشق

گلشن عالم مین لہرائی محبت کی ہوا
صوت بو جا بجا ہی قبلۂ عالم کا عشق

رفتہ رفتہ یہہ مجاز سی حقیقی ہو گیا
واہ کیا نام خدا ہی قبلۂ عالم کا عشق

کر دیا سرشار آغازِ محبت نے مجھی
ابتدا کی انتہا ہی قبلۂ عالم کا عشق

کیون نہو ای صدر طرز عاشقانہ شعر مین
شوخیِ طبع رسا ہی قبلۂ عالم کا عشق

غزل ۸۳

حسین تی ہین ایسا ہی بادشا معشوق
خدا کی نور کا پتلا ہی بادشا معشوق

مجھی پسی غرض ہی حور سی مطلب
مین اسکا شیفتہ میرا ہی بادشا معشوق

کہاں نہیں ہی یوسف کے چاہنی والے
زمانہ مثل زلیخا ہی بادشا معشوق

ادا و دلبری و ناز کا مرقع ہی
جو دیکھیی تو سراپا ہی بادشا معشوق

کہیں ہی یوسف کنعان کہیں سلیمان ہی
عزیز خلق ہمارا ہی بادشا معشوق

خدا نی آپ سنوارا ہی ست قدرتسی
وہ دلہن بنی ہوئی ہی بیاہی بادشا معشوق

ہر ایک بزم میں ہر انجمن میں چرچا ہی
کہ صدر عاشق و شیدا ہی بادشا معشوق

غزل ردیف کاف تازی

منہہ دکہلاؤگی ای قبلۂ عالم کب تک
جہپی شرماؤگی ای قبلۂ عالم کب تک

روز راہ دیکہتی ہین میری آنکہیں
سچ کہو آؤگی ای قبلۂ عالم کب تک

کی

کسی کروٹ کسی پہلو نہین آتا آرام
ہمکو تڑپاؤ گی ای قبلۂ عالم کب تک

نگہ شوق سوی در ہی تعب دم آنکھونمین
راہ دکھلاؤ گی ای قبلۂ عالم کب تک

خانۂ تن یو ہین اگر روز اُجڑ جائیگا
آفتین ڈہاؤ گی ای قبلۂ عالم کب تک

میری گہر مین اگر آنیکی قسم کہائی ہے
وہین بُلواؤ گی ای قبلۂ عالم کب تک

سہتی سہتی ستم ہجر لہو ہی دل صدر
رحم فرماؤ گی ای قبلۂ عالم کب تک

غزل

باغکی پہولونمین گلرو ہی سُلطانکی مہک
سنبلستانمین بسی ہی موی سُلطانکی مہک

غشمین آنکہین کہل گئین سونگھی جو زلف مشکبو
بنگئی ہی نخلخہ گیسوی سُلطانکی مہک

پہلوئی عاشقکی زینت وہ گلِ رخسار تہے
آجتک دلمین بسی ہی وئی سلطانکی مہک

خوب لوٹی راستونمین کاروان بوی مشک
رہزنی کرنی لگی گیسوئی سلطانکی مہک

باغکی پہولونمین سنبل مین ہوا مشکین
ہر جگہہ ہی لف عنبر بوئی سلطانکی مہک

سارا کلکتہ بسایا بوئی ٹیابرج نے
ہر گلی کوچہ مین پہنچی کوئی سلطانکی مہک

اکدن تو اسطرفکی بہی ہوا ای صدر ہو
آئی لہراتی ہوئی گیسوئی سلطانکی مہک

غزل ۸۶

گلو نسی بہی مرا بادشاہ ہی نازک
سنبہل کی چلیو صبا بادشاہ ہی نازک

ہماری غنچہ نگوتلوونمین ملدی مشاطہ
نہوگی تابِ حنا بادشاہ ہی نازک

نگاہِ شوق نگر گرم جوشیان اتنی
کہ بوی گل سی سوا بادشاہ ہی نازک

ہوائی بوسہ سے مرجہائینگی گل رخسار
خدا گواہ کہ کیا بادشاہ ہی نازک

خرام ناز ہی منظور خانہ باغمین آج
تہم ای نسیم صبا بادشاہ ہی نازک

شمیم گلسی یہہ کہدو کہ شوخیان نکرے
ملک دماغ مرا بادشاہ ہی نازک

ہوائی وصل مین آہین نہ کہینچ ای دلِ صدر
برنگِ موج ہوا بادشاہ ہی نازک

ردیف غزل الکاف فارسی

مجہکو قسمت نے بسایا جانِ عالم سی الگ
مینی گہر رہنی کو پایا جانِ عالم سی الگ

سیکڑون پہلو ہزار دن کروٹین بدلا کیا
چین اکدم بہر نہ آیا جانِ عالم سی الگ

زیب و زینت آپ دانہ اور ہنسنا بولنا
میری دلکو کچہہ نہ بہایا جانعالم سی الگ

اک نظر دیکہا نہ مروت بہی رہ گئی حبیب
موت کا پیغام آیا جانعالم سی الگ

کس طرح کروٹ مین بدلون پڑ گئیں پہلوئین
درد دل نی آدبایا جانعالم سی الگ

کل تو بسمل کی تڑپسی بنگئی تہی جان پر
آج پہر دل تلملایا جانعالم سی الگ

صدمہ دوری قلق تنہائیکا دل پر ہی صدک
کیسا کیسا غم اوٹہایا جانعالم سی الگ

غزل

بہار باغ چہایا ہی شہر یار کا رنگ
قبائی گلمین سمایا ہی شہر یار کا رنگ

مٹی ہوئی ہین حسینونکی رنگ مدتسی
خدا نی خوب جمایا ہی شہر یار کا رنگ

ہر ایک شام مین شہرت ہر انجمن مین ہی ہجوم
جما ہوا نظر آیا ہی شہر یار کا رنگ

کہ دونو وقت شفق پہولتی ہی گردون پر
سحر پہ شام پہ چہایا ہی شہر یار کا رنگ

بہار لالہ و گل ہی چمن چمن پیدا
کہ باغ مین بہی رچایا ہی شہر یار کا رنگ

شفق مین لالی مین یاقوت لعل و مرجان مین
ہزار اداسی سمایا ہی شہر یار کا رنگ

اوتر گیا ہی نگاہون سی رنگ گل ای صدر
خدا نی جیسی دکہایا ہی شہر یار کا رنگ

ردیف اللام غزل

ہی مثل قصر حور اختر کی نور منزل
فردوس کا ہی نقشا اختر کی نور منزل

دیوار و در مطلا نقش و نگار تحفہ
پر نور ہی سراپا اختر کی نور منزل

ہر بیل ہی طلائی ہر بوٹی کیمیائی
اکسیر کا ہی نسخا اختر کی نور منزل

کیا ہی سجی سجائی گویا دلہن بنائی
ہی شاہد تمنا اختر کی نور منزل

ہی نور کی سفیدی جوں ہمین حل ہین موتی
آئینہ سی مصفا اختر کی نور منزل

یاقوت لعل و مرجان دیوار و در رخشان
پہنی ہوئی ہی گہنا اختر کی نور منزل

صد راور جان عالم یارب یہاں ہوں باہم
ہو جائی صدر آرا اختر کی نور منزل

غزل ۹۰

مہتاب ہی کب حضرت اختر کی مقابل
خورشید نہین صورت اختر کی مقابل

اندر کی اکہاڑی کی سنا کیجئی شہرت
آئی تو کبہی صحبت اختر کی مقابل

واعظ نہ بیان کر سحرِ باغِ جنانکا | کب ہی سحرِ وصلتِ اختر کی مقابل

ونزات چلی شمس و قمر کات کے راہین | آئی نہ کبھی طلعتِ اختر کی مقابل

پہولونمین یہہ بو ہی چمن مین دولہنو مین | مہکی نہ مہک نکہتِ اختر کی مقابل

مٹ مٹ گئین وہ نہین حسینونکی نمودین | ٹہیرا نہ کوئی شہرتِ اختر کی مقابل

ای صدر نہ غلمان ہین نہ حورین ہین نہ پریان
ہی کون حسین حضرتِ اختر کی مقابل

غزل ۹۱

اُمنڈ آیا سمندر یا کہ آیا بادشاہ پر دل | محبت آزمائی آزمایا بادشاہ پر دل

نثار اوس شمع خوبی پر ہا مانندِ پروانہ | مین وہ دلسوز ہون جسنی جلایا بادشاہ پر دل

کبھی دونسی ہی پہلو مین اُٹھتا ہی رہ کر
الٰہی خیر ہو پہر تلملایا یاد شاہ پر دل

ادا کی تیر کہائی دلبر کی برچھیان کہا تین
مین ہین تہا اہل دل جسنی کہایا یاد شاہ پر دل

چلی آتی ہین ٹکڑی سیر دل کی بہکی اشکو نین
بنا کر خون آنکہو نسی بہایا یاد شاہ پر دل

لہو ہو کر بہا ٹڑپا جلا زخمی ہوا پہڑکا
ہماری طرح کسنی آزمایا یاد شاہ پر دل

کسی کروٹ کسی پہلو نپائی صدر نی راحت
قرار آتا نہین جسدنسی آیا یاد شاہ پر دل

غزل ۹۲

یہین مرمٹا ہی خاکساری نشاہ دریا دل
نہ ضایع ہو مرا مشت غبار نیشاہ دریا دل

لگا ؤ تاک کر تیر نگہہ بس طائر دل پہ
تمہاری سامنی ہی یہہ شکار نیشاہ دریا دل

چلو گلگشتِ گلشن کو یہہ موسم بہی غنیمت ہے
چمن میں تنگ لاتی ہی بہار اِیشاہِ دریا دل

مری فردِ گنہ پر ابرِ رحمت جہوم کر برسی
کہ ہر سو نکا ہوں میں امیدوار اِیشاہِ دریا دل

وفاداروں کی تربت ہی دامن جہاڑ کی اُٹّہو
لگا لیجاو تہوڑا سا غبار ای شاہِ دریا دل

تمہیں منصف ہو میں کیونکر نہ رووں خون آنکہوں سی
طبیعت پر نہیں ہی اختیار ای شاہِ دریا دل

خدا کیواسطی اب صدر کی پہلو میں آ بیٹہو
بہت دنسی ہی دل امّیدوار ای شاہِ دریا دل

غزل ۹۳

خدا کیواسطی صورت دکہا دو ایشہِ عادل
میں مرتا ہوں جو آنا ہو تو آو ایشہِ عادل

بہو دنمیں پڑ ہیں بل تو پلکو نکو بہی جنبش دو
گئی
کبہی تیغیں کبہی چہریاں لگاو ایشہِ عادل

چمک دانتونکی بجلی ہنسکی کوندی خرمن دلپر
ذرا ہم بہی تو دیکہین مسکراؤ ایشہ عادل

بجای بخیہ و مرہم نمک زخمو نپین سہرہ سے ہو
نہ اُس کہتی ہوئی لکہو دکہاؤ ایشہ عادل

ہماری ساتہی بہی میان کرتی ہو عیرو نسے
ہمین جلنی کی قابل ہین جلاؤ ایشہ عادل

شب قبر میں رونا کسکی عقبی بخشواتا ہی
بلا سی مرثیہ پڑہکر رولاؤ ایشہ عادل

از لسی خانہ دل صدر کا بس گہر تمہارا ہی
سمجہہ کر نور منزل اسمین آؤ ایشہ عادل

غزل ۹۴

جلاتی آئینہ دل ہی شہر یار کا وصل
زہی نصیب کہ حاصل ہی یار کا وصل شہر

ہماری ناخن تدبیر ہس گئی آخر
عجیب عقدہ مشکل ہی شہر یار کا وصل

مسافران محبت جہان بہکتی ہین | وہ راہ سخت وہ منزل ہی شہریار کا وصل

امیدوار گلا کاٹ ڈالیگا اکدن | ہماری جانکا قاتل ہی شہریار کا وصل

حسین کیا کہ پریزاد ہوگئی تسخیر | طلسم سحر کہ عامل ہی شہریار کا وصل

خدا گواہ کہ دل روشن اور گہر روشن | تجلی مہ کامل ہی شہریار کا وصل

الٰہی صدر کی ہوش و حواس ہون پہر جمع
کہ زیب و زینت محفل ہی شہریار کا وصل

ردیف غزل ۹۵ المیم

حسین و نوجوان سلطان عالم | مراد عاشقان سلطان عالم

رہا کرتی ہین پہ یان آستان بوس | سلیمان زمان سلطان عالم

دم گلگشت گل پہولی ہزارون
بہار بوستان سلطان عالم

وہین پیچل مچہی ای جذبہ دل
کہ رہتی ہین جہان سلطان عالم

رقیبون پر بہی چمکی تیغ ابرو
چڑہا و تیوریان سلطان عالم

بہری پہولونسی میرا دامن شوق
کبہی ہو گلفشان سلطان عالم

خدا ہی مہربان ای صدا و سپہر
جدہر ہی مہربان سلطان عالم

غزل ۹۶

اقرار وصل پر یہ تکرار جان عالم
اک بات پر ہین تتنو انکار جان عالم

موسی کیطرح فوراً غش کہا کرینگی
چمکا و برق نور رخسار جان عالم

منظور ہی جو محوِ ابرو کا خون بہانا
کیا دیکھتی ہو کہینچو تلوار جانِ عالم

ہر داغ دل ہرا ہی ہر آبلہ بہرا ہے
پہولا پہلا ہی میرا گلزار جانِ عالم

اکدم کا ہون مسافر سر پہ ہے موت حاضر
دکہلاؤ وقت آخر دیدار جانِ عالم

بالائی بام آکی نالی سنو ہمارے
پہکتا ہی صور زیر دیوار جانِ عالم

دل صدر کا حزین ہے تاب اب اسی نہین ہے
کب تک رہو گی مجہسی بیزار جانِ عالم

غزل ۹۷

یہہ قہر و غضب بس تا بکجا اے خسرو کیکاؤس حشم
تو رحم کرو ہی رحم کی جا اے خسرو کیکاؤس حشم

ہی کشتۂ ابرو سر بکف اب مشتاق شہادت موت طلب
کیا دیر ہی کہینچو تیغ جفا آخر و کیکاؤس حشم

للہ نہ مجھسی چال کرو موجود ہوں مین پامال کرو
مہندی نہ لگاؤ بہر خدا آخر و کیکاؤس حشم

بدلی مین قمر کب سی ہی نہاں اندہیر ہی میری نظر مین جہاں
لو مونہہ سی اوٹہاؤ نقاب ذرا آخر و کیکاؤس حشم

کنگہی ہی ابہی راحت کی مخل ہر لٹ مین لٹکی ہین سیکروں دل
رہنی دو یوہین گیسوی رسا آخر و کیکاؤس حشم

غیروں نسی نہ ہنسکی رولاؤ مجھی مرتا ہوں یوہین نہ ستاؤ مجھی

سچ کہدو یہہ کسنی سکہائی ادا اے خسرو کیکاؤس حشم

تو صدر کا گہر آباد کرو ناشاد و حزین کو شاد کرو

بس اب نہ ہو عاشق سی جدا اے خسرو کیکاؤس حشم

غزل ۹۸

عدم سی آئی ہین تا بہ کوئی شہر یار ہین ہم
الجھہ گئی خم گیسوئی شہر یار ہین ہم

وفا شعار ونکی مٹی عزیز کر اے چرخ
کہ خاک ہو گئی ہین کوئی شہر یار ہین ہم

نہ یہہ بہشت کی نکہت نہ حور کی ہی مہک
فقط بسی ہوئی ہین بوئی شہر یار ہین ہم

سمجھتی ہین اسی محراب کعبۂ امید
جہکی رہی خم ابروئی شہر یار ہین ہم

لبو نہ آکی یہہ کہتا ہی مجہسی اے ہیرا
یہاں سی جائینگی پہلوئی شہر یار ہین ہم

پکارتا ہی گہر گہر یہی کرشمۂ حسن
بہت دنونسی ہین قابوی شہر یار مین ہم

بغیر روز قیامت نہ اوٹہینگی ای صدر
کہ آپڑی ہین یہان کوئی شہر یار مین ہم

غزل ۹۹

آجکل شوق وصال بادشاہی صبح و شام
جاگتی سوتی خیال بادشاہی صبح و شام

چاندسو جلکی نکلنی سی یہہ ثابت ہوگیا
جلوۂ نور جمال بادشاہی صبح و شام

آفتاب حشر کی صورت نہین اسکو زوال
اوج روی باکمال بادشاہی صبح و شام

نور صبح رخ سواد شام گیسو ہی دیہوم
ہر جگہہ حاصل شان بادشاہی صبح و شام

نور و ظلمت سی نہین توف ابرو کی چمک
ایک صورت پہ ہلال بادشاہی صبح و شام

پاؤن میں مہندی وہان ملتی ہین اعداو وقت | اسطرف دل پائمال بادشاہی صبح و شام

ای غم دنیا دل صدرِ حزین کو چھوڑ دے
اندنون فکرِ وصال بادشاہی صبح و شام

غزل

نہ تم پہلو مین بیٹھے آجتک ای قبلۂ عالم
مٹی کیونکر مری دل کی تڑک ای قبلۂ عالم

بسی ہی نور سے منزل آجکل بوئے عروسی مین
جدہر دیکھو دلہن کی ہی جھلک ای قبلۂ عالم

تمہاری آنکھ پہرتی ہی نہ پہر گیا جیسی
نظر آتا ہی برگشتہ فلک ای قبلۂ عالم

مجھی حیرت ہے ناحق لوگ اسی بجلی سمجھتی ہین
ہی میری آہ سوزاں کی چمک ای قبلۂ عالم

دلِ مجروح تڑپا کر کہان جاتی ہو پہلو سی
نہ چھڑکو میری زخمون پر نمک ای قبلۂ عالم

غضب کی چوٹ کھائی ہی بلا کا تیر کھایا ہے | مری دل میں ہی بسمل کی پھڑک اتی قبلۂ عالم

ندیکھا چاند سا موںہہ چاندنی نی صدر کو مارا
نظر آتی ہی زخموں میں چمک اسی قبلۂ عالم

ردیف غزل النّون

نورِ داور خلیفۃ الرّحمان | سب سی بہتر خلیفۃ الرّحمان

ظلمتِ دہر میں اوجالا ہی | مہرِ انور خلیفۃ الرّحمان

گرد ہی فوجِ حسن رعنائی | زیبِ لشکر خلیفۃ الرّحمان

صدفِ قدرتِ خدا ہی گواہ | پاک گوہر خلیفۃ الرّحمان

سایۂ رحمتِ الٰہی ہے | بندہ پرور خلیفۃ الرّحمان

خسرو و کیقباد ہین کیا مال | سب کا افسر خلیفۃ الرحمان

صدر کیونکر نہ افتخار کرے

میرا اختر خلیفۃ الرحمان

غزل ۱۰۲

ہماری دلپہ ہی قابو ئی سلطان | بنا ہی تکیہ پہلوئی سلطان

ہوائی معرفت نی گل کہلائی | مہکتی ہی چمنمین بوئی سلطان

مرادل کوئی جا کر بیچ لائے | سنا ہی گرم ہی اردوئی سلطان

سہ نو کی حقیقت کہل گئی آج | مقابل ہو گئی ابروئی سلطان

نہ کعبہ سی نہ بتخانی سی مطلب | توجہ ہی ہماری سوئی سلطان

جو لہرایا ہمارا طائرِ دل | تو بل کرنی لگی گیسوئی سلطان

الٰہی اب ہو روشن دیدۂ صدر
نظر آجائی نورِ روئی سلطان

غزل ۱۰۳

عاشقِ گیسوئی خمدار ہوں اَی ناصرین | مین بہی اک تازہ گرفتار ہوں اَی ناصرین

قتل کیواسطی منگواؤ وہ ہاری تلوار | کشتۂ ابروئی خمدار ہوں اَی ناصرین

لاکہہ چاہا کہ کروں ضبطِ غمِ تنہائی | دل کی ہاتہوں سی مین لاچار ہوں اَی ناصرین

بام پر آتی ہو تو خاک نشین کو دیکہو | صورتِ سایۂ دیوار ہوں اَی ناصرین

لن ترانی نکرو صورتِ موسیٰ مجہسی | کبہی وارفتۂ دیدار ہوں اَی ناصرین

وہ زلیخا تھی کہ یوسف کی چکا دی قیمت
بیچکر سر مین خریدار رہیون اے ناصر دین

شام سے تا بہ سحر رہتی ہی اولجھن ای صدر
دامِ گیسو مین گرفتار رہیون اے ناصر دین

غزل ۱۰۴

کچھ آج غیر حال ہی ای قیصرِ زمان
بیمارِ غم نڈھال ہی ای قیصرِ زمان

دیکھا ہی ہمکنار تمہین مینے خواب مین
تعبیر کا خیال ہی ای قیصرِ زمان

تیوری چڑہا کی ہنستی تھی جسپر وہ مر گیا
اب کاہی کا ملال ہی ای قیصرِ زمان

زلفین ہٹین تو خال کی پاس آ گئی مرغِ دل
دانہ کی گرد جال ہی ای قیصرِ زمان

کل ہنس کے بات کی تو کیا جھکو پایمال
کیا خوب بول چال ہی ای قیصرِ زمان

کوٹھی پہ آکی چودہویں کا چاند بنگئی | یہہ بھی تو اک کمال ہی اے قیصرِ زمان

صورت دکھاؤ صدر کو پردیسی باہر آؤ
یہہ عاشقِ جمال ہی اے قیصرِ زمان

غزل ۱۰۵

غم سہوں کب تلک اے خسرو دارا دربان
دلکی دیکھو تو ہڑک اے خسرو دارا دربان

رات سی بڑھ گئی ہی ٹیس مری زخموں میں
خوب چھڑکا نمک اے خسرو دارا دربان

دل ہی دکھتا ہو تو کسطرح مجھی نیند آئی
نہیں جھپکی پلک اے خسرو دارا دربان

نکلی لہرا کی یہہ ناگن کہ سر ہی کھینچی
قہر کی ہی لچک اے خسرو دارا دربان

شوخیاں کرتی ہیں یہہ سوختہ لگی آہیں
ہر طرف ہی چمک اے خسرو دارا دربان

بسمل

بسکہ آتی ہے ہوا زلف رسا سے شاید | مشک کی ہے مہک آج خسروِ دارا دربان

لاکھ حسرت سے سوی در نگران ہے دلِ صدر
آوے گی کب تلک آج خسروِ دارا دربان

غزل ۱۰۶

الفتِ گیسوی پیچان ہے خدا یو گیہان
آجکل حال پریشان ہے خدا یو گیہان

نہوئی صبح مری جان لبون پر آئی
کیا قیامت شب ہجران ہے خدا یو گیہان

بیڑیاں بہر دو مری پاؤں میں آئی ہی بہلا
کو جنون سلسلہ جنبان ہے خدا یو گیہان

قابل سیر نکسطرح ہو داغون کا ہجوم
تن مرا سرو چراغان ہے خدا یو گیہان

دستِ وحشت کے ذرا دست درازی دیکھو
نہ تو دامن نہ گریبان ہے خدا یو گیہان

باد فا کا ہی دل اسکو بہی پڑا رہنی دو | یہہ بہی شرمندۂ احسان ہی خدیو گیہان

ایکدن صدر کی رونی سی اٹہی گا طوفان
موجزن دیدۂ گریان ہی خدیو گیہان

غزل

کیا اداس اس شب غمکی ہی سحر آقا آن | نہ اذانوںکی صدا ہی نہ گجر ای آقا آن
کوچ کیوقت مسافر کو تو اک بوسہ دو | مجہکو درکار ہی بس زاد سفر ای آقا آن
آج تو تیر نگہہ دو ہی نشانی توڑی | دیکہہ لو وہ ہی مرا دل یہہ جگر ای آقا آن
خانہ دلسی نکلتی ہو غضب کرتی ہو | قبضہ موتکین آ ئی نہ یہہ گہر ای آقا آن
جہٹ پٹی وقت نہ گلگشت چمن کو نکلو | نہ لگی دیدۂ نرگس کی نظر ای آقا آن

زنخ روشن نے کیا بزم جہانکو روشن
ونکو خورشید ہی شبکو ہی قمر ای قاآن

تلملاتا ہی بہت دنسی دل صدر افسوس
آجتک تمنی نہ لی کچھ بہی خبر ای قاآن

غزل ١٠٨

بوئی گل بنکی ہین آیا ہون برائے خاقان
چمن دہر مین لائی ہی ہوائے خاقان

کوئی مشاطہ سی کہدی کہ بہت سر چڑھی ہے
دہن لی افعی گیسوئی رسائے خاقان

ای نکیرین وہ تلقین سناتی ہین مجھی
چپ ہو کانونمین آتی ہی صدائے خاقان

مال دنیا سی غنی سائل دیدار ہین سب
ہمت موسوی کہتی ہین گدائی خاقان

کشمکش کرتا ہی گلشنمین ہجوم خوشبو
نہ مسک جائی نزاکت سی قبائے خاقان

چہچہی کرتی ہین غانِ چمن کہلتی ہین پہول | گلشفان جب کبہی ہوتی ہی نوائی خاقان

کیا عجب ہی کہ مین سحبانِ زمان ہون ای صدر
کس فصاحت سی ہی منظور ثنائی خاقان

غزل ۱۰۹

ہماری آہ کی دیکہو شرارت ایشہِ دوران | چمکتی ہی یہہ بنکر برقِ آفت ایشہِ دوران
چراغ و شمع کی حاجت نہین گورِ غریبان پر | ہماری پاس ہی داغِ محبت ایشہِ دوران
زبانِ غیر سی جسدم تمہاری ذکر سنتا ہون | نکلجاتی ہی قابو سی طبیعت ایشہِ دوران
چلو درگاہ دیوانون نی ہنگامہ مچایا ہی | مراد آتی نہ بڑہا تو اپنی منت ایشہِ دوران
بڑی امید سی مین فقرِ اعمال لایا ہون | برسجائی ادہر بہی ابرِ رحمت ایشہِ دوران

جو آئی ہو تو تھم کر فاتحہ پڑہتی ہوئی جاؤ | کہ رستی مین غریبونکی ہی تُربت آشفتہ دوران

نہ ابتک صدرِ آوارہ مقدر کا خیال آیا

یہہ کیسی ہو گئی تم بیمروّت آشفتہ دوران

غزل

زلفونمین پہنسا ہی طائرِ جان اے قبلۂ عالم و عالمیان

محبوسِ ستم پہ یہہ جورِ گران اے قبلۂ عالم و عالمیان

سمجہو نہ بناوٹ دلکی لگی اس آگ پہ روح ہوئی ہی ستی

جلتا ہی جگر اوٹہتا ہی دہوان اے قبلۂ عالم و عالمیان

یہہ تو ہی نئی فریاد رسی رونیکو مری سمجھی ہو ہنسی

کیونکر نہ کرونمین آہ و فغان ای قبلۂ عالم و عالمیان

تو خانۂ دلمین سمائی رہو اوجڑی ہوئی گھر کو بسائی رہو

تم جسکی مکین ہو وہ ہے یہہ مکان ای قبلۂ عالم و عالمیان

نالون نی بلا کی سا تون فلک ہر آہ مین ہی بجلی کی چمک

اُف اُف رہی ترقی سوزِ نہان ای قبلۂ عالم و عالمیان

اشکونکی جگہہ آنکھونمین لہو آلودہ گرد آئینہ رو

ہی حال مرا چہرسی عیان ای قبلۂ عالم و عالمیان

ہی صدر کی رونق پہ رحم کی جا موقوف کرو نیہ ظلم و جفا

ای راحتِ خلق آرامِ جہان ای قبلۂ عالم و عالمیان

ردیف الواو غزل ۱۱۱

مار ڈالی نہیں حسرتِ سلطان مجھکو
ملک الموت ہوئے ہو فرقتِ سلطان مجھکو

کار پرداز ازل کی کوئی شوخی دیکھی
حسن سلطان کو دیا الفتِ سلطان مجھکو

نور منزل مین خدا کی لیے پیچل ای جذب
آجکل ہی ہوس خلوتِ سلطان مجھکو

روٹھنا اونکا مرا پاؤنپہ سر رکھہ دینا
یاد آتی ہی شب وصلتِ سلطان مجھکو

باغ جنت کے مزی لوٹتا ہوں دنیا مین
صحبت حور ہی بس صحبتِ سلطان مجھکو

نہ بلایا نہ یہان آئی نہ نامہ بھیجا
اسقدر بھول گئی حضرتِ سلطان مجھکو

راتدن حقسی دل صدر یہہ کرتا ہی دعا
پھر دکھا ایک نظر صورتِ سلطان مجھکو

غزل ۱۱۲

کھڑی ہیں در پہ گنہگار شہریار آؤ
وہیں سی کھینچ کی تلوار شہریار آؤ

جنونکا جوش ہی گلہائی داغ دل سے ہیں
بہار پر ہی یہہ گلزار شہریار آؤ

بنا کی لائی ہیں ہم دلکو مال مفلس کا
لو آج تو سر بازار شہریار آؤ

میں انتظار میں ہوں لن ترانیاں نکرو
بہت ہوئی ہی تکرار شہریار آؤ

تمہاری کوچی میں آئی ہی بیگناہ کی لاش
کسیطرح پس دیوار شہریار آؤ

مریض ہجر کا دم آرہا ہی آنکھوں میں
پلاؤ شربت دیدار شہریار آؤ

کوئی گھڑی کسی پہلو نہیں ہی صدر کو چین
تڑپ رہا ہی دل زار شہریار آؤ

غزل ۱۱۳

کیا کہوں شوق وصالِ بادشاہِ لکہنو
خواب مین بہی ہی خیالِ بادشاہِ لکہنو

مین بہی دیکہوں مثلِ ماہِ عید ابرو کا فروغ
آچکی اس گہر مین ہلال بادشاہِ لکہنو

بام پر آئی تو شرما کر چہپا ماہِ تمام
واہ ری اوجِ کمالِ بادشاہِ لکہنو

چہان ڈالا سارا عالم دیدۂ انصاف نی
اب نہین کوئی مثالِ بادشاہِ لکہنو

داستانون مین سنا کرتی تہی یوسف حسین
دیکہا آنکہون سی جمالِ بادشاہِ لکہنو

کوئی لی سکتا نہین نعمت خدا کی دی ہوئی
حبذا جاہ و جلالِ بادشاہِ لکہنو

ای خدا جلدی دعائی صدرؔ کو مقبول کر
ہون طلبگارِ وصالِ بادشاہِ لکہنو

غزل ۱۱۴

ہر جگہہ ہی ذکرِ حسن و صورتِ گیہان خدیو
آجکل ہی مثلِ یوسف شہرتِ گیہان خدیو

جائی افشان ہوون ستارے آئینہ ہو ماہتاب
آج منظورِ نظر ہی زینتِ گیہان خدیو

زاہدو تمکو مبارک خواہشِ حورانِ خلد
مجھکو تو وہی ہی خدائی الفتِ گیہان خدیو

ای فشارِ قبر مجھپر رحم کر ایذا ندی
جھیل کر آیا ہون رنجِ فرقتِ گیہان خدیو

قبر پر آئی تو غصّی سی چڑھائین تیوریان
مر گئی ہم پر نہ بدلی عادتِ گیہان خدیو

آنکھین ملتی ہین وہان دستِ حنائی پر رقیب
ہاتھہ ملواتی ہی مجھکو حسرتِ گیہان خدیو

یا الٰہی روزِ روشن ہو شبِ تاریکِ صفدر
صورتِ خورشید چمکی طلعتِ گیہان خدیو

کیون

غزل ۱۱۵

کیسوں مست ہو نہ پیرہن بادشا کی بو
ہر تہ مین بس گئی ہی تن بادشا کی بو

شاید دولہن بنی ہوئی بیٹھی ہین حسینین
ہی بہینی بہینی انجمن بادشا کی بو

بکھری ہین اونکی بال ہوا مشک بیز ہی
آتی ہی زلفِ پرشکن بادشا کی بو

سیبِ بہشت کو نہ کبہی مونہہ لگاؤنگا
آیا ہون سونگہہ کر دہن بادشا کی بو

شاید دولہن کی عطر سی سینچی گئی نہال
بوتی عروس ہی چمن بادشا کی بو

اکدن گلی لپٹ کی ہین سچ یا تہارات کہ
برسون بسی رہی بدن بادشا کی بو

ابکی جو آئی نوبت بوس و کنار صدر
مونہہ رکہکی سونگہہ لون دہن بادشا کی بو

ردیف — غزل ۱۱۶ — الہاء ہوز

نہ صبر ہی نہ مری دل کو تاب ظل اللہ
غم فراق ہوا ہی عذاب ظل اللہ

سوال وصل کو کس کس ادا سی ٹال دیا
کہیں نہیں ہی تمہارا جواب ظل اللہ

بہار حسن ہی جوبن پہ نوجوانی ہی
مراد پر ہی تمہارا شباب ظل اللہ

قریب شام جو کوٹھی پہ بی نقاب آؤ
طلوع رات کو ہو آفتاب ظل اللہ

وہی نہیں وہی ہاں کہیں ہی وہی ہو تم
عجب طرح کا ہی کہ مجھ سی حجاب ظل اللہ

تمہاری وصل کی وعدی میں جا بجا گنتا ہوں
حساب ہوئیگا روز حساب ظل اللہ

سمند ناز ہوا کی طرح نہ دوڑاؤ
کہ صدر تہامی ہوئی ہی رکاب ظل اللہ

غزل ۱۱۷

ہی سلیمانسی بہی پیارا بادشاہ
دیکھو ای پریو ہمارا بادشاہ

وصل کی اُمید پر جیتا ہون مین
زندگی کا ہی سہارا بادشاہ

تمکو ای پریو سلیمان پر ہی ناز
جان آدم ہی ہمارا بادشاہ

زینت و زیب و سیادت ہے گواہ
عرش کا ہی گوشوارا بادشاہ

مشرق و مغرب مین جسکا نور ہی
ہی وہی روشن ستارا بادشاہ

پاؤن تو ہین دست قدرت چوم لون
واہ کیا پیارا سنوارا بادشاہ

کیون نہو ای صدر ہمکو افتخار
خوبصورت ہی ہمارا بادشاہ

غزل ۱۱۸

آجکل کچھہ دل ہی قابو شہِ عالم پناہ
دم نہین لیتا کسی پہلو شہِ عالم پناہ

شانہ جچھہ سو ایکی ہڈیکا بنوایا عبث
بل کرینگی اور بھی گیسو شہِ عالم پناہ

وہ ہلالِ عید آغوش قمر مین ہین عیان
کیا جبین کیا خوب ہین ابرو شہِ عالم پناہ

چشم افسون ساز کی گردش نی دیوانہ کیا
تو مجھی پہ چلگیا جادو شہِ عالم پناہ

چوم لینی دو مجھی جی بھر کی زلفِ عنبرین
آرہی ہی کیا بھینی بو شہِ عالم پناہ

اوٹھہ گیا دنیا سی طوبیٰ سرو جی بھر گیا
اب تمہارا ہی قد دلجو شہِ عالم پناہ

صفدر کا دل تو تمہاری ٹھوکرین کہاتا ہی رنو
کب سی ہی خالی مرا پہلو شہِ عالم پناہ

غزل ۱۱۹

اللہ رے طولِ صدمۂ فرقت جہان پناہ
ہر روز ہے عذاب قیامت جہان پناہ

قرآن سر پہ رکھکے مہینوں دعائیں کین
نکلی نکوئی وصل کی صورت جہان پناہ

ہاتھوں سے دل پکڑکے سنو داستانِ ہجر
یہ درد ہے ہماری حکایت جہان پناہ

دل جوش مارتا ہے زلیخا کیطرح زور
اک دن کنوئیں جھنکائیگی چاہت جہان پناہ

آئی بہار لو مجھے پہناؤ بیڑیان
پھر آجکل چمک گئی وحشت جہان پناہ

یوسف کا حسن تمکو خدا نے عطا کیا
لکھدی مری نصیبمین آفت جہان پناہ

کسطرح صفدر ضبط کرے صدمۂ فراق
قابو ہے مین نہین ہے طبیعت جہان پناہ

غزل ۱۳۰

ٹو دلسی ہم ملاتی ہین آؤ شہ آودہ
فقرے کرو نہ باتین بناؤ شہ اودہ

تسمہ لگا ہوا ہی ابہی بیگناہ کا
اک ہاتہہ اور بڑہکے لگاؤ شہ اودہ

تسلیم کو جہکائے ہوی ہین سر نیاز
ابتو ادہر کو آنکہہ اوٹہاؤ شہ اودہ

دیکہو سامنی کا نشانہ نہ چوکنا
دلبر ہماری تیر لگاؤ شہ اودہ

مرتی ہی او ترین پاؤن سی خشکی کی بہیر جان
منت کے طوق تم بہی ہٹاؤ شہ اودہ

چتون نہ بدلو حلق پہ تلوار پہیر دو
اوچہی چہری دلپہ لگاؤ شہ اودہ

انکار ہی جو صدر کی گہر کا تو تو نہ آؤ
اچہا مجہی کو پاس بلاؤ شہ اودہ

غزل ۱۲۱

کیا کہوں میں اپنا حال شاہِ ولایت پناہ

ہجر میں ہی جی نڈھال شاہِ ولایت پناہ

رنگ نیا لائی کیوں جھنڈی لگا آئی کیوں

میں ہوں یو ہیں پائمال شاہِ ولایت پناہ

غیر و نسی ہی ارتباط گرم ہی بزمِ نشاط

مجھسی بڑا ہی ملال شاہِ ولایت پناہ

کبکِ دری ہی خجل ٹھوکریں کھاتی ہیں دل

چلتی ہو مستانہ چال شاہِ ولایت پناہ

انکو ہو شمس الضحیٰ رات کو بدر الدجیٰ

تم مین ہین وہ ہری کمال شاہ ولایت پناہ

بدلین بہت کروٹین نیند نہ آئی ہمین

یاد ہی خواب وصال شاہ ولایت پناہ

صفدر کاہی سو نہ او داس اوڑگئی ہوش و حواس

اب نہین تاب ملال شاہ ولایت پناہ

ردیف	غزل ۱۲۲	الیاء تحتانی

عجب صاحب کمال شہنشاہ ہے | محبت مین کمال شہنشاہ ہے

دل آیا ہی پہ یونکو خود جذب حسن | نہ سا حرنہ ما ل شہنشاہ ہے

پہری ہی ہماری طرفسی نگاہ
کہین اور مائل شہنشاہ ہے

گیا بی چہری ذبح عشاق کو
ستمگار و قاتل شہنشاہ ہے

تصوف بہی جسجا ہی گم کردہ راہ
وہ باریک منزل شہنشاہ ہے

چمک کر نکلنا نہ ای آفتاب
سحر سی مقابل شہنشاہ ہے

جو پوچہی خدا بہی تو کہدی یہہ صدر
مری جان اور دل شہنشاہ ہے

غزل ۱۲۳

مری دلکی غم و آزار ابو المنصور کیا جانے
بہلا یہہ غیب کی اخبار ابو المنصور کیا جانے

وہان غیروں سی صحبت ہے یہان دل تلملاتا ہے
یہہ میری چاہ میرا پیار ابو المنصور کیا جانے

رقیبون نے یہہ سب باتین بنائی ہین سکہائی ہین
ذرا سی بات پہ تکرار ابو المنصو کیا جانی

کسی شمشیر نے سکہلا دی ہی یہ جنبش ابرو
گلی پہ پہیرنا تلوار ابو المنصو کیا جانے

نیا ہی شوق ہے سیر طائر دلکی اسیری کا
بنانا گیسوی خمدار ابو المنصو کیا جانے

خدا معلوم کسی پائمالی کا چلن سیکہا
مجہی حیرت ہے یہہ رفتار ابو المنصو کیا جانے

فقط تقدیر کی خوبی اسی ای صدر کہتی ہین
وگرنہ وصل کا انکار ابو المنصو کیا جانے

غزل ۱۳۴

پہلی پہولی بہار زندگانی ناصر ینکی
مرادوں پر رہی یارب جوانی ناصر ینکی

اوڑا دیتا ہی جب اتو نکو نیندین شب تنہائی
مرا دل مجہسی کہتا ہی کہانی ناصر ینکی

امانت کہیو داغ الفت محبوبکو یدل | خدا کی دی ہوئی ہی یہہ نشانی ناصر دینکی
مجہی لکہی ہوئی انکار دیدار آئی ناممین | کہ دفتر بنگئی ہی لن ترانی ناصر دینکی
چلی آئین سیہ خانیمین خورشید سحر بنکر | کسیدن ہو آتہی مہربانی ناصر دینکی
سنا ہی وعدہ دیدار فرمایا ہی اتقا صد | خدا کیواسطی کچہہ کہہ زبانی ناصر دینکی

طبیعت صدر کی ای قصہ خوان کچہہ کچہہ بہلتی ہی
کہی جا نا مزی پر ہی کہانی ناصر دینکی

غزل ۱۲۵

حسینان قمر طلعت ہین خیدمسگار اختر کے | پریزادونکی جہرمٹ غاشیہ دار اختر کی
خریدار و چلو دل بیچو سودا لو محبت کا | سنا ہی آجکل پہر گرم ہین بازار اختر کی

یہہ کالی ناگ مارِ آستین ہو جائینگی اکدن
کہ بل کرتی ہین مجھسی گیسوی خمار اختر کے

نہ پوچھو اہل محشر بیقراری بیقرارونکی
چلی آتی یہان بہی طالب دیدار اختر کے

پڑیگی دہوپ کیا افتادگان کوچۂ الفت پہ
چلی آئینگی ڈہل کر سایۂ دیوار اختر کے

خدا جانی محبت کی نگاہونسی کسی دیکھا
ہم اک کیا سیکڑون ہین طالب دیدار اختر کے

شب وصلت سحر تک صدر فی کیون گم خوشی کی
ندامت ہی یہی ملی ول گئی سب ہار اختر کی

غزل ۱۲۶

الٰہی دلکی بر آئی تمنّا شہریار آئی
مریض عشق کی پہلو مین مسیحا شہریار آئے

مرا یوسف ملی تلوونسی ان نرگس کے پہلو نکو
کہ آج آنکہین بچہاتی ہی لیلیٰ شہریار آئے

سیہ کاران الفت دفتر اعمال کہول ہین
ادہر بہی جوش کہا کر مثل دریا شہر یار آئے

جگر ملتا ہوا دم لی جو رکہدی ہاتہہ سینے پر
ٹہر جائی ابہی میرا کلیجا شہر یار آئے

تڑپنا راہ گیرون نے اگر دیکہا تو کیا دیکہا
تماشا ہو جو مشتاق تماشا شہر یار آئے

نہ جذب دل نہ زر بل نہ زور بل ہی ہے قسمت سہارا
فقیروں کی بلا نیسی بہلا کیا شہر یار آئے

اجل سر پہ کہڑی ہی صدر مشتاق زیارت ہے
الٰہی آج تو دم بہر کو میرا شہر یار آئی

غزل ۱۲۷

سلیمان منزلت یوسف کرامت میرا سلطان ہے
پری پیکر پاک خو حور سیرت میرا سلطان ہے

شباب حسن ہی جوبن ٹپکتا ہی جوانی سے

حسین مرتی ہین ایسا خوبصورت میرا سلطان ہے

بنایا ہی اسی نور مجسّم دست قدرت نے

قمر ضو بدر وش خورشید طلعت میرا سلطان ہے

کسی محبوب پر دل آئی تو میرا خیال آئے

ابہی ناواقف لطف محبّت میرا سلطان ہے

قریب مرگ پہنچا ہون مگر ابتک نہ رحم آیا

حقیقت مین نہایت بیمروت میرا سلطان ہے

رقیبون سی بڑہا ئین گرمیان میری جلانیکو

طلسم

طلسم شعلۂ برق و شرارت میر اسلطان ہے

یہاں اے صدر دلکی حوصلی ٹہنڈی ہوئی آخر
رقیبو نسی وہاں بس گرم صحبت میر اسلطان ہے

غزل ۱۳۸

الٰہی کیون چڑہی ہتی ہی تیوری میری خاقانکی
گلا کاٹیگی اکسکا سرہی سیہر خاقانکی

لب نگین سی دانتونکی چمک ہنسنیمین پیدا ہے
شفقمین کوندتی پہرتی ہی بجلی سیر خاقانکی

بہلتی ہی طبیعت داستانگو چپ نہو جانا
کہی جا رات بہر مجہسی کہانی سیر خاقانکی

لب گستاخسی بوسی نلی دست حنائیکی
کہین بدرنگ ہو جائی نہ مہندی سیر خاقانکی

چراغ و شمع و مہر و ماہ کا ہی نام دنیامین
زمین و آسمانمین ہی تجلی میری خاقانکی

لہو کی گہونٹ مین پی پیکی ہیجاتا ہون مخلص
رقیبونکو پہنچتی ہی گلوری میر خاقانکی

حسینونکی ہین غول ای صمد یا حورونکی غنچی ہین
قصور خلد ہی اک ایک کوٹہی میری خاقانکی

غزل ۱۲۹

یارب مریض غمکو ملا بادشاہ سی
لونگا مین دردِ دلکی دوا بادشاہ سی

بیمارِ جان بلب کی عیادت ثواب ہی
اتنا بہی ایک نی نکہا بادشاہ سی

ای موت جان نکلی تو قدمونپہ سرہی
لینا ہی مجہکو دادِ وفا بادشاہ سی

ای جذبِ دل لی آؤ نہین دم بہر کیواسطی
وقتِ اخیر مجہکو ملا بادشاہ سی

مٹی عزیز بہی نکریںنگی یقین ہی
مجہکو بہت بڑا ہی گلا بادشاہ سی

مہکی ہوئی ہی صبح سی گہر گہر دولہن کی بو
چلتی ہی کیا لپٹ کی صبا بادشاہ سی

ای صدر رو وہ جو آئین تو زائل ہو درد ہجر
دل ہی امیدوار شفا بادشاہ سی

غزل ۱۳۰

زبردستی مرا دل لیلیا سلطان عالم نے
نیا غمزہ نرالی کی ادا سلطان عالم نے

گلی پر پہیر کر تلوار ہاتہو نمین ملی مہندی
دیا کیا خوب میرا خونبہا سلطان عالم نے

پہنسا کر گیسوؤ نمین بار رہا طائر دل کو
کیا ہی آج اک قیدی رہا سلطان عالم نے

ہوا دار آجکل پر یونکی جہو مرمین نکلتا ہی
سلیمان کیطرح باندہی ہی ہوا سلطان عالم نے

چلو ای جان نثار و سر بکف حاضر ہو مقتلمین
غضبکی سرخ پہنی ہی قبا سلطان عالم نے

بڑہادی حسرتِ دیدار طولِ حشر کی صورت | کہ اک نقطی کو دفتر کر دیا سلطانِ عالم نی

کبھی ونسی ہوا ای صدرِ عنبر بیز چلتی ہی
کدہر کہولی ہین گیسوی رسا سلطانِ عالم نی

غزل ۱۳۱

کہین طلعت کسی جا ہی ضیا خورشیدِ حشمت کی | چمک ہی صورتِ بدر الدجا خورشیدِ حشمت کی
ہوائی شوق مین انسان تو کیا پریان ہین اوڑتی | بندہی ہی باغِ عالم مین ہوا خورشیدِ حشمت کی
فریبِ الفتِ افعیِ گیسو نی مجہی مارا | مرا دل ڈسگئی زلفِ سیا خورشیدِ حشمت کی
سروہی چلگئی جیتون جو بدلی جان نثارون پر | غضب خونریز ہی بانکی ادا خورشیدِ حشمت کی
الٰہی اب ہلالِ عید کی صورت برآمد ہو | بہت مشتاق ہی خلقِ خدا خورشیدِ حشمت کی

خدا جانے جوانی کیا قیامت ڈھائیگی جسپر | ابھی نام خدا ہی ابتدا خورشید حشمت کے

ہوا ہی صدر شمشیر برہنہ حسن عریانی
تہائی ہین اوتاری جیب قبا خورشید حشمت کے

غزل ۱۴۲

رخ پر نور پر بکھری ہین گیسو جانِ عالم کے
لگی ملتی ہین آج اعجاز و جادو جانِ عالم کے

نشیلی انکھڑیان ستانہ چیتون دیکھو دیوانو
غضبکی شوخیان کرتی ہین آہو جانِ عالم کے

جدہر تیوری چڑھائی ذوالفقارِ حیدری چمکی
صفین اولٹین ملی جسوقت ابرو جانِ عالم کے

کسی پہلو نہین آرام برگشتہ مقدر کو
وہ خوش قسمت ہین جو ہین بیٹھے پہلو جانِ عالم کے

اوتارا قبر مین کیون ناتوان کو اپنے ہاتھونسے
ندامت ہی کہ دکھتی ہونگی بازو جانِ عالم کے

یہان سنکا ڈہلا جاتا ہی دم پہنچتی آخر
وہان نہ پہیر دشمن ہین انوجان عالم کے

ہمارا مرغ دل اوڑتا پہرا ای صدر ہدایت تک
او لجہکر رہگیا دیکہی جو گیسو جان عالم کے

غزل ۱۳۳

بہری ہی روح دلمین آرزو سلطان عالم کے
مہکتی ہی مری پہولوںمین بو سلطان عالم کے

ہوائی شوق غالب ہوگئی اربع عناصر پر
نظر آتی ہی خواہش چارسو سلطان عالم کے

فقیرونکو دیکہا ای آسمان چشم حقارت سی
کہ بہہ بخشی ہوئی ہی آبرو سلطان عالم کے

عدم سی آئی دنیا مین گئی دنیا سی جنت مین
لئی پہرتی ہی ہمکو آرزو سلطان عالم کے

ہماری آنسوؤنکی ساتہہ لخت دل نکل آئی
نہ پوشیدہ رہی بس جستجو سلطان عالم کے

پری

پڑہی ہین ہر گلی کوچمین گہائل تیغ ابرو کے
سروہی چل رہی ہی کوبکو سلطان عالم کے

ابہی اے صدر غش سی کہولدون آنکہین افاقہ ہو
سنگہادی کوئی زلف مشکبو سلطان عالم کے

غزل ۱۳۴

واہ رے گرمئی بازار شہ واجد علی
سارا عالم ہی خریدار شہ واجد علی

جمع ہتی ہین حسین مہروش غلمان جمال
طبقۂ جنت ہی دربار شہ واجد علی

گفتگو رہتی ہی پہرون وصل کی اقرار مین
کیا مزا دیتی ہی تکرار شہ واجد علی

دام گیسو مین اولجہکر مرغ دل نی جان دی
پاگیا پہانسی گنہگار شہ واجد علی

دہوپ سی ڈرتی نہین افتادگان کوی دوست
سامین کہی گی دیوار شہ واجد علی

دم مری آنکھون مین ہے وہی خدا را اجل | ہے دلیلِ شوقِ دیدارِ شہِ واجد علی

ہر قدم عالم تہ و بالا ہوا جاتا ہے صد

فتنۂ محشر ہے رفتارِ شہِ واجد علی

غزل ۱۳۵

سحر ہونیکو ہے باندہو نہ جوڑا ظلِ سبحانی
ابہی ہے دو عالم مین اندہیرا ظلِ سبحانی

نہین ملتی ہین نبضین آج بیمارِ محبت کے
چلی شاید مری ہاتہون سے بینا ظلِ سبحانی

یہی آنکہین ہین جنسے عمر بہر دیکہا کیا تمکو
مین ترسا ہون اب جسکے جہا ہے دید ظلِ سبحانی

لگا دو پاؤن مین مہندی نہ ہاتہون سے رقیبون کی
ملو تلوون سے عاشق کا کلیجا ظلِ سبحانی

تمہارا دامنِ دولت ہے مثلِ دامنِ یوسف
ہمارا ہاتہ ہے دستِ زلیخا ظلِ سبحانی

سراپا داغ ہیں کیفیت سرو چراغاں ہے
کسی دن دیکھیے ہی میرا تماشا ظل سبحانی

غضب کا جوش کھا کر صدر کا دل تم پر آیا ہی
رہی گا باڑہ پر برسوں یہہ دریا ظل سبحانی

غزل ١٣٦

دیکھو بہوین چڑہا کی ادہر بادشاہ آئے
ای تو کھینچی تیغ دو سر بادشاہ آئے

رو لی لپٹ کی لخت جگر آنسوؤں کی ساتھ
صدقی اوتار لعل و گہر بادشاہ آئے

کعبہ کدہ ہی شکر کی سجدی ادا کرو
بنکر مری دعا کا اثر بادشاہ آئے

سینی پہ پیر میری مسیحا کا ہاتھ ہے
اب کیوں تڑپ رہا ہی جگر بادشاہ آئے

کہولی جو میں نی آنکھ تو دیکھا جمال دوست
مانند آفتاب سحر بادشاہ آئے

گلیان مہکتی ہین صفتِ کوچہ بہشت — دیکھی تو کوئی آج کدہر بادشاہ آئی

ای صدر روز آمد و شد غیر مین ہی
کیا ہی کہ آجتک نہ ادہر بادشاہ آئی

غزل ۱۳۷

رہی دل مین الفت شہنشاہ کی — ہی واجب اطاعت شہنشاہ کی

نماز و نہین میرا وظیفہ یہہ ہے — بڑہی عمر و دولت شہنشاہ کی

حسینانِ عالم مین یہہ ذہین دیئی — ہی کثرتمین وحدت شہنشاہ کی

نہ تاب آتی بارگہہ کی کبہی — کہ دیکہو نزاکت شہنشاہ کی

یہہ شوخی یہہ پہرتی یہہ چالاکیان — پری ہی طبیعت شہنشاہ کی

چلو سوئی درگاہ دیوانو آج | کہ بڑھتی ہی منت شہنشاہ کی

وہین لیچل اے صدر فر وگناہ
ہی موجو نپہ رحمت شہنشاہ کے

غزل ۱۳۶

نکالون اپنی دل کا حوصلا خورشید حشمت سی
کسیدن تو ملا دی ایخدا خورشید حشمت سی

ذرا سی بات مین آیا غبار آئینۂ دل پر
شکایت یہہ ہی اور یہہ ہی گلا خورشید حشمت سی

کہین تنہا جو پا جاؤن تو قدمو نسی لپٹ جاؤن

مین اپنی دردِ دلکی لون دوا خورشید حشمت سے

ہوئی ناجنس بہی ہم جنس آخر فیضِ صحبت سے

پریزادون نی سیکہی ہی ادا خورشید حشمت سے

یقین ہی کاٹ دینگی بات میری موہنہ چڑہی دشمن

کرون کس طرح عرضِ مدّعا خورشید حشمت سے

بہلا کیونکر اوٹہاؤن جیتی جی سر اونکی قدمونسی

نہ ہار ونگا کبہی شرطِ وفا خورشید حشمت سے

نظر آتی ہی کلسی صدر کچہہ بدلی ہوئی چیتون

نہین معلوم کسنی کیا کہا خورشید حشمت سے

غزل ۱۳۹

لازم ہی ادہر چشمِ عنایت شہِ غازی
انصاف سی دیکہو مری حسرت شہِ غازی

زانو پہ سرِ غیر مرا سر ہی قدم پر
منصف ہو یہہ کیسی ہی عدالت شہِ غازی

دامن مری ہاتہو نسی چہڑانا نہین اچہا
کیون ہاتہہ سی کہوتی ہو مروت شہِ غازی

سنتی ہو تو ہاتہو نسی کلیجہ کو دبا لو
پر درد ہی عاشق کی حکایت شہِ غازی

اٹہکہیلیان کرتی ہوی مقتل مین نہ آؤ
لاشون مین نہ برپا ہو قیامت شہِ غازی

کسطرح مین حاضر ہون دبا ہوی ہی ضعف
تمکو ہی وہان عذرِ نزاکت شہِ غازی

کوس لمن الملک رقیبون نی بجایا
آئی کہین اب صدر کی نوبت شہِ غازی

غزل ۱۴۰

یکتا خدا کیطرح مرا شہریار ہی | سر تاج بادشاہ و گدا شہریار ہی

مایوس و دلشکستہ ذلیل و حقیر ہون | مٹی خراب ہی کہ جدا شہریار ہی

تھک تھک گئی طبیب ہماری علاج مین | بیہدہ مرض ہی جسکی دوا شہریار ہی

موسیٰ کیطرح تابِ نظارہ نہ لا سکا | مین جان گواہ نور ندا شہریار ہی

چتون پہری ہوئی نظر آتی ہی آجکل | شاید کہ پہر نہین ہی خفا شہریار ہی

جیتا ہون بوسۂ لبِ جانبخش کی لئی | دارِ فنا مین آبِ بقا شہریار ہی

ای صفدر مین نثار مین قربان ہین فدا
کیا اہلِ وضع اہلِ وفا شہریار ہی

غزل ۱۴۱

نہ پوچھو کس طرح زخمی کیا دل شاہِ عادل نے
چھری ابرو کی لگائی چھوا بسمل شاہِ عادل نے

سحر تک چودھوین شب آئینی مین چاند کو دیکھا
بنا رکھا جواب ماہِ کامل شاہِ عادل نے

عداوت غیر کو تو تھی پر اب دل بھی ہوا دشمن
نکالا ڈھونڈھ کر اک اور قاتل شاہِ عادل نے

زبانِ گلفشان کھولی کہ مرغِ خوش بیان چہکا
دکھا دی شانِ لحانِ عنادل شاہِ عادل نے

حسینانِ جہان حسن چنکی افشان جمع ہوتی ہین
بنا دی نہر افشان نور منزل شاہِ عادل نے

مین دم توڑ رہا کیا دم بھر کو بالین پر نہ وہ آئے
کی آسان میری سخت مشکل شاہِ عادل نے

مہینوں صدر پر شمشیرِ ابرو آزمائی ہی
بنا رکھا ہی مرغِ دلکو بسمل شاہِ عادل نے

غزل ۱۴۲

لگی رہتی ہی مجہی رٹ شہ دریا دلکی
شکل دیکہوں کہیں جہٹ پٹ شہ دریا دلکی

تمن جان آگئی آوازِ قدم جب آئی
فتنہ حشر ہی آہٹ شہ دریا دلکی

کہینچتا ہی جو مرا دل مجہی کعبی کیطرف
چوم لیتا ہوں میں چوکہٹ شہ دریا دلکی

شب زینت مجہی ان گیسوؤں نی ڈس ڈالا
ناگنی بنگئی ہر لٹ شہ دریا دلکی

دلربائی نی پریزادونکو تسخیر کیا
آئینہ حسن ہی لگاوٹ شہ دریا دلکی

میری قسمت نہیں ایسی کہ مجہی پیار کرین
یہہ سراسر ہی بناوٹ شہ دریا دلکی

دل لیا صمدر کا اب جان ہی حاضر لی لی
اور کیا چاہتی ہی ہٹ شہ دریا دلکی

غزل ۱۴۳

ابرو ہین ہمثال شہ کجکلاہ کے
یکجا ہین دو ہلال شہ کجکلاہ کے

اندھیر ہوگیا کہ شب ہجر بڑھ گئی
بکھری ہین آج بال شہ کجکلاہ کے

یوسف کا حسن جسنی ندیکھا ہو آنکھہ سی
وہ دیکھہ لی جمال شہ کجکلاہ کے

سیری نظر سی چودھوین کا چاند گر گیا
اللہ ری کمال شہ کجکلاہ کے

رستم کی دھاک مٹ گئی انکی زمانہ مین
زوروں پہ ہین جلال شہ کجکلاہ کے

گلگشت مین مرا دل پرسوز بھی نہ تھا
کیون تم تمائی گال شہ کجکلاہ کے

الفت کی آنکھہ صفدر کی جانب ہی یا نہین
ابتک کھلی نہ حال شہ کجکلاہ کے

غزل ۱۴۴

سوالِ وصل کو ٹالا خدیو گیہان نے
لوا کی مار ہی ڈالا خدیو گیہان نے

لپک کی افعی گیسو نے ڈس لیا دلکو
غضب کا ناگ یہہ پالا خدیو گیہان نے

غریقِ قلزمِ آفتگی دستگیری کی
کہ ڈوبتی کو نکالا خدیو گیہان نے

دہڑک مٹی جو وہ پہلو مین آگے بیٹھے گیتی
ہماری دلکو سنبہالا خدیو گیہان نے

بکھیری بال کبھی مونہہ پہ گاہ سر کائے
کیا اندھیرا اوجالا خدیو گیہان نے

جگادیا دمِ گلگشت فتنۂ محشر
چمن کیا تہہ و بالا خدیو گیہان نے

جمی نہ داغِ دلِ صدر کی بہی رنگ ابتک
کیا گلو نکو نہ لالا خدیو گیہان نے

ول

غزل ١٤٥

دل ہی وہی جسمی ہی محبت شہ اودہ کی
بندونکو دی خدائی الفت شہ اودہ کی

مجھسی جو کوئی پوچھی قرآن اوٹھا کی کہدون
یوسف سے کم نہین کچھہ صورت شہ اودہ کی

آگی تو تیوریونپر اک ذرہ بل نہ آیا
کسنی بگاڑ دی اب عادت شہ اودہ کی

مجمع ہی مہ جبینونکا تو بھی ہین چل ایدل
ہی رحمت الٰہی رحمت شہ اودہ کی

خوبانِ خلق باہم ہاتھہ اپنی کاٹتی ہین
ہی محفل زُلیخا صحبت شہ اودہ کی

مشّاطہ ہی بناکر ای جذب شوق لیچل
مین بھی تو دیکھون زیب و زینت شہ اودہ کی

ای صفدر دلکی خواہش مجھسی تو کوئی پوچھی
لیلی گی جان اکدن فرقت شہ اودہ کی

غزل ١٤٦

آج پھر تیوری چڑھائی بادشاہِ عصر نے
کوندتی بجلی دکھائی بادشاہِ عصر نے

نیم جان تڑپا تو غصّی سی ہوئے ہمین بل اٹھا
ذوالفقار اوٹھاکر لگائی بادشاہِ عصر نے

حسن عالمگیر کی مشرق سی مغرب تک ہی دھوم
گھیر لی سارے خدائی بادشاہِ عصر نے

فتنۂ قامت نے برپا کی قیامت بایں غمین
سرو کی خوبی مٹائی بادشاہِ عصر نے

مجھکو بھی کر دی غریقِ رحمت اے طوفانِ اشک
غیر سی کی آشنائی بادشاہِ عصر نے

جھنڈی مل ملکر ہمارے آنسوؤں سی ہاتھ دھوئے
آگ پانیمین لگائی بادشاہِ عصر نے

دیکھیے اے صدر کیونکر صلح ہوتی ہی نصیب
مجھسی باندھی ہی لڑائی بادشاہِ عصر نے

غزل ۱۴۷

غیرتِ یوسف ہیں اب شاہِ قرا یوسفی | مجمعِ اسرارِ رب شاہِ قرا یوسفی

روحِ جہان جانِ خلق رونقِ بستانِ خلق | سروقد و غنچہ لب شاہِ قرا یوسفی

نیرِ برجِ شرف گوہرِ درجِ نجف | نیک حسب خوش نسب شاہِ قرا یوسفی

صاحبِ فوج و علم آلِ رسولِ امم | قطبِ زمین عرب شاہِ قرا یوسفی

تاجِ حسینانِ عصر شاہدِ خوبانِ عصر | حضرتِ اختر لقب شاہِ قرا یوسفی

غیرتِ شمس الضحیٰ زینتِ بدر الدجیٰ | مہرِ سحر ماہِ شب شاہِ قرا یوسفی

شاہد پہلوی صدر وارثِ مشکوہی صدر

رونقِ عیش و طرب شاہِ قرا یوسفی

غزل ۱۴۸

الفت خدا نی دی ہی جوان بادشاہ کے
بندیکو لو لگی ہی جوان بادشاہ کے

ترچھی نظر ہی حسن جانکو خدا بچائی
بجلی چمک رہی ہی جوان بادشاہ کے

کیا پوچھتی ہو رک گئی کیون بیگنہ کی لاش
شاید یہی گلی ہی جوان بادشاہ کے

ای مرغ دل حلال ہو چالک چھری ہی تیز
تیوری چڑہی ہوئی ہی جوان بادشاہ کے

چٹکا گلاب یا کہ کہلی موتیا کی پہول
کس نازکی ہنسی ہی جوان بادشاہ کے

ہر وقت چھیڑ چھاڑ ہی سیری رولانیکے
اک یہہ بہی ولگی ہی جوان بادشاہ کے

ای آرزو ئی صدر تو بنجا بلائی جان
ابتو یہی خوشی ہی جوان بادشاہ کے

کیا

غزل ۱۴۹

کیا غضب کی کج ادائی ہی شہِ جمجاہ کی
لو مجھی پر پھر چڑھائی ہی شہِ جمجاہ کے

تخلیہ وہ وہ پھر ہنی لگا پھر غیر سی
میری بگڑی ہی بن آئی ہی شہِ جمجاہ کے

رہزنی کرتی ہین رنج و غم متاعِ عمر کے
لٹ رہا ہون میں دہائی ہی شہِ جمجاہ کے

دیکھیے وہ قیامت ہی سنین وہ یا نہین
فتنۂ محشر لڑائی ہی شہِ جمجاہ کے

کھینچتی ہین وہ سرو ہی نازسی اجل
ڈر یہہ ہی نازک کلائی ہی شہِ جمجاہ کے

جسجگہہ سنتی وہان ہنگامۂ عشاق ہی
آجکل ساری خدائی ہی شہِ جمجاہ کے

رنج و درد و حسرت و ایذا و بیتابی و یاس
صدر یہہ بستی بسائی ہی شہِ جمجاہ کی

غزل ۱۵۰

چراغ حسن ہین روشن خدیو گیہان کے
مراد پر ہین یہہ جوبن خدیو گیہان کے

وہ باد و فا ہون اگر مرکی خاک ہوجاؤن
پہنچون ہاتہہ سی دامن خدیو گیہان کے

لوا بکی جنبش مژگان سی لگی خبر نہین
کہ تیر چلتی ہین سن سن خدیو گیہان کے

حسین مستی لگائی ہین پان کہائی ہین
کہلی ہین لالہ و سوسن خدیو گیہان کے

نقاب مین بہی ہی لوہی دونو عارض
چراغ ہین تہ دامن خدیو گیہان کے

سنی نہ حور و پری مین نہ دیکہی انسان مین
یہہ رنگ روپ پہ ہہر روغن خدیو گیہان کے

کبہی نہ کعبہ دلسی نگہہ پہری ای صدر
اسی مکان مین ہین مسکن خدیو گیہان کے

غزل ۱۵۱

ایخدا شوق وصال قبلۂ عالم رہے
دل رہی جبتک خیال قبلۂ عالم رہے

چاند ہی پیشانی پہ نور ابرو ماہ نو
یہہ قمر یہہ ہر ہلال قبلۂ عالم رہے

جسطرف دیکھوں وہی صورت نظر آئی مجھے
آنکھوں نین نور جمال قبلۂ عالم رہے

نور رخ سی چودہویں کا چاند شرمایا کرے
تا قیامت یہہ کمال قبلۂ عالم رہے

دام دانیکی ہوا مین اوڑ رہا ہی مرغ دل
سامنی یہہ زلف و خال قبلۂ عالم رہے

سطوت شاہی ہو سکّہ زن زر خورشید پر
حشر تک اوج جلال قبلۂ عالم رہے

صبح سی تا شام کرتا ہی دعا دل صدر کا
عمر بھر روز وصال قبلۂ عالم رہے

غزل ۱۵۲

کیا کہوں ہتی ہی پہر تکرار ظل اللہ سے
بات کرنا بہی ہوا دشوار ظل اللہ سے

دہوپ مین جلنی نہ دیگا جذبۂ کوئ حبیب
مانگ لونگا سایۂ دیوار ظل اللہ سے

شان تسخیر سلیمانی ہی جذب حُسن مین
لپٹی رہتی ہین پریخسار ظل اللہ سے

جب سنو غیروںسی تنہا ہین سرگوشیان
رازِ دل کیونکر کرون اظہار ظل اللہ سے

ای طبیبو ہی یہی بیمار الفت کا علاج
مانگ لاؤ شربتِ دیدار ظل اللہ سے

جہکو رشک آتا ہی وہ تنہا چلی ہین سوی باغ
پہر کریگی نرگس آنکہین چار ظل اللہ سے

صفدر کو راحت کسی کروٹ کے پہلو نہین
گرم صحبت ہین وہان اغیار ظل اللہ سے

جلد

غزل ۱۵۳

جلد آؤ ادہر خلیفۃ الرحمان
لو میری خبر خلیفۃ الرحمان

سوزِ تپِ غمنے آگ بہڑکادی ہے
پہکتا ہی جگر خلیفۃ الرحمان

اب وہین ہلال خالِ عارض ہین سُہیل
ماتہا ہی قمر خلیفۃ الرحمان

نزدیک ہی میری موت گذری شبِ وصل
ہوتی ہی سحر خلیفۃ الرحمان

بیمارِ فراق کا ہی دم آنکہونمین
تمپر ہی نظر خلیفۃ الرحمان

کبتک آنسو بہائینگی دیدۂ تر
دامن ہوئی تر خلیفۃ الرحمان

کسطرح نہ مجہکو ہو مباہات ای صدر
میری اختر خلیفۃ الرحمان

غزل ۱۵۴

نمود فتنۂ قامت جہان پناہ نے کی
الٰہی خیر قیامت جہان پناہ نے کی

جو پوچھتا ہی کہ کیا حال ہوگیا تیرا
مین کہتا ہون کہ یہہ صورت جہان پناہ نے کی

بہت دنونسی دم اٹکا ہوا ہی آنکھون مین
کبھی نہ چشم عنایت جہان پناہ نے کی

سنا ہے اب تو وہ میری لہو کی پیاسی ہین
یہہ کس گنہ پہ عداوت جہان پناہ نے کی

یقین ہی وصل کی صورت ہوئی نہ بگڑے
پہر آج شام سی نیت جہان پناہ نے کی

سوال وصل پہ بگڑی جواب صاف دیا
گدا سی ترک محبت جہان پناہ نے کی

دوہائی دیتا ہی کتنی دنونسی صدر کا دل
کسیطرح نہ سماعت جہان پناہ نے کی

غزل ١٥٥

کیونکر شبِ فرقت ہو بسر شاہِ بداغی
مرتا ہون نہ ہوتی ہی سحر شاہِ بداغی

دیکھو کہ لہو آنی لگا آنسوؤنکی ساتھہ
ناسور ہوئی دیدۂ تر شاہِ بداغی

سینی پہ مری ہاتھہ جو رکھو تو ہو تسکین
پھر آج تڑپتا ہی جگر شاہِ بداغی

ہونٹھون پہ دم آیا ہوسِ بوسۂ لب مین
دیڈالو مجھی زادِ سفر شاہِ بداغی

ڈرتا ہون کہین موی کمر پر نہ پڑی پیچ
لٹکاؤ نہ یون گیسوی سر شاہِ بداغی

عاشق ہی رقیبونکی جماعت مین ہے حاضر
ہر سمت رہی آج نظر شاہِ بداغی

پوچھیگا جو حق حشر مین کہدونگا یہ ای صدر
میرا تو ہی منظورِ نظر شاہِ بداغی

غزل ١٥٦

نصیب خاکِ درای قیصرِ زمان نہوئی
دوائی دردِ سرای قیصرِ زمان نہوئی

پھر ایکبار لپٹ جاؤ میرے سینے سے
تسلیِ جگرای قیصرِ زمان نہوئی

کہان کہان مرے نالون نے آفتین ڈہائین
مگر تمہین خبرای قیصرِ زمان نہوئی

تڑپ تڑپ کے شبِ ہجر مین اخیر ہوا
کسیطرح سحرای قیصرِ زمان نہوئی

سفید کردین غمِ انتظار نے آنکہین
نگاہِ لطف ادہرای قیصرِ زمان نہوئی

رقیبو نمین مری نیکی شادیان پہیلین
کسی کی چشم ترای قیصرِ زمان نہوئی

نہ چمکی چاند سے رخسارِ صفدر کی گہر مین
تجلّیِ قمرای قیصرِ زمان نہوئی

غزل ۱۵۷

دلمین شوقِ لقائی سلطان ہی
آجکل پھر ہوائی سلطان ہی

نظر آتا ہی ہر طرف رُخِ دوست
میری آنکھو نمین جائی سلطان ہی

بدلی جاتی ہی روز مشاطہ
زیب و زینت برائی سلطان ہی

میری رونی پہ قہقہی ماری
یہہ نرالی ادائی سلطان ہی

مُردی جی اوٹھی جب زبان ہلی
قُم عیسی صدائی سلطان ہی

آنکھو نسی چوم لیتا ہون وُہ مین
جسجگہہ نقشِ پائی سلطان ہی

درِ دولت سی مر کی سرکیگا
صدر کا دل گدائی سلطان ہی

غزل ١٥٨

ہلال عید چم خم لی اوڑا ابروئے خاقانی سے
کیا ہی اقتباس نور مہ نی روئی خاقانی سے

مری ہمراہ میری بیڑیان یارون نی دفنائین
کہ مرکر بہی نہ چہوٹا سلسلہ گیسوئی خاقانی سے

ہوا باندہی ہوئی ہی خوش قد و نیر فتنہ قامت
صنوبر گڑ گئی حسن قد دلجوئی خاقانی سے

فشار قبر سی کہدو ٹہر کر مجہکو ایذا دی
ابہی سنبہالا نہین چہوتا ہوا پہلوئی خاقانی سے

اشاری چشم غمازنگر کی چہل بل کرتی پہرتی ہین
ہزارون شعبدی پیدا ہوئی جادوئے خاقانی سے

اوڑائی حسرتون نی خاک ارمانون نی موہنہ پیٹا
جو ہین تابوت مجہہ بیکس کا نکلا کوئی خاقانی سے

مجہی رغبت نہین ای صدر عطر باغ جنت سے
بسا رہتا ہی میرا جامۂ تن بوئی خاقان سے

غزل ۱۶۹

...ناصر دینکی — جہان دیکہو وہان اُڑتی ہی ناگن ناصر دینکی

...تیور بہی — رہی ہی ضبط مین کیا خوب چتون ناصر دینکی

...بج پڑہتی ہین — کہ ہی نام خدا ہیرکی سمرن ناصر دینکی

...پتہردی پانکی لالی — اڑاتی ہی ہوین مستی کی سوسن ناصر دینکی

ہوئی صحرا چوکڑی بہولی — نشیلی انکہڑیان ہین صید افگن ناصر دینکی

...ظر آتا ہی جلوا روی تابانکا — کہ ہر اک بزم مین ہی شمع روشن ناصر دینکی

مین ہین بیکس ہون جسکی قتل کا دلمین ارادہ ہی

کہی دیتی ہی آج ای صید چتون ناصر دینکی

غزل ۱۶۰

شمع و پروانہ ہین شیدائی ابو المنصور کے | پہیں
حشر مین پہونچی جو دیوانی تو ہنگامہ ہوا | راہ دو آنو
گل کہلاتا ہی جہگڑا حسن کا گلگشت مین | پہول بنتی
آدمی تو کیا ہین پریان بہی ہین محو حسن مست | قاف تک پہونچو
جہک گئین گلپوش شاخین باغمین بہر سلام | چومتی ہین پاؤن مجہ
وصل کی شب کو سراپا چشم کردے ای خدا | ہم ہون جی بہر کر تماشائی

جسکو دیکہو طالب دیدار مشتاق وصال
حد رین کیا سب ہین شیدائی ابو المنصو[ر] کے

غزل ١٦١

...کے	چلی جادو کنہیا بادشا کے
...ہا مین	ہلی ابرو کنہیا بادشا کے
...بل سی	ملین زانو کنہیا بادشا کے
...کہان مین	کہان پہلو کنہیا بادشا کے
...ارین ہین کیا ہین	کہنچی ابرو کنہیا بادشا کے
...ی چہلتی ہین یہہ انکہین	ہین شوخ آہو کنہیا بادشا کے

نچہوٹا دام گیسو سی دل صدر

رہی قابو کنہیا بادشا کے

غزل ۱۶۲

مارا ہی بی اجل شہ گیتی پناہ نے	کی خوب
آنکھہ اوٹ دلمین کہوٹ جو چار انکھہ دلمین پیار	کیا ٹہیک
مین کیا ہون جان روح دل اوس مست پہ پڑے	موڑی جلد ہر کوکل
پہوڑ سی ملک جان و دل آخر دبا لئی	ہر جا کیا عمل شہ
بی حکم مینی بوسہ گیسو جو لی لیا	کیا کیا کئی ہین بل
پر تو فگن رہی مرے دلمین تمام رات	روشن کیا کنول شہ گیتی

انکار وصل سی نہین بچنی کی جان صدر
بہیجی مری اجل شہ گیتی پناہ نے

غزل ۱۶۳

ہر قاآن کے
اللہ اللہ گرم بازاری ہے مرقاآن کے

خدارا تھہ کرو
واعظو دیکھو طرحداری ہے مرقاآن کے

ہہ پہہر کر پلکیں کو دیجہ
بڑھ گئی حد سے ستمگاری ہے مرقاآن کے

ی اثر شاید فریب حسنین
دل لبھا لیتی ہے دلداری ہے مرقاآن کے

غیر کی ہاتھوں سے ہیں دو یا لہو
رنگ لائی آج طراری ہے مرقاآن کے

یلیں کبھی گا ہی چڑھائیں تیوریاں
کوئی دیکھے تو دل آزاری ہے مرقاآن کے

زیب و زینت سے نہ مشاطہ سے کچھ مطلب ہے صفدر
قدرتی ہے سب طرحداری مری قاآن کے

غزل ١٦٤

بہت دنسی ہی یادگاری ملک کی	ادہر آ
پڑا گھاؤ سینی پہ نوکِ مژہ سے	کہ کوڑہو
لکھا مجھکو نامی مین انکارِ وصلت	یہہ ادنی سی
کبھی بہون چڑہائی کبھی مسکراتی	کہ ہی دلبری ہر
مہکتی ہی گلیونمین بو تی عروسی	دولہن بنکی نکلی سوا
زبان کلمۂ دوست سی آشنا تہی	رہی نزع تک غوا سند

چنو بہول راہونمین ای صدر تم بہی
گل افشان ہی بادِ بہاری ملک کی

غزل ۱۶۵

نہر یار کے — سورج پہ جھومتی ہی گھٹا شہر یار کے

ا بہائینگی — لائی گی آج رنگ حنا شہر یار کے

وئی جو میرے ساتھ — دیکھی تو کوئی تیز جفا شہر یار کے

ہے ست پہلو نشین وہ ست — حوروں کو کب نصیب ادا شہر یار کے

ہین خوبان گلبدن — پہلو مین بس رہی ہی قبا شہر یار کے

اسار کی مٹی نکر خراب — مجھکو اوڑا کی لائی ہوا شہر یار کے

یقصہ گو نہ صدر سی کچھ اور ذکر چھیڑ

ہان کوئی داستان سنا شہر یار کی

غزل ۱۶۶

آنکھ اب وہی لڑی شاہِ سلیمان ثانی نے | سو نہہ پہ تلوا
نیند آتی تہی شب ہجر مین گہڑیالی کو | کبہتی ڈوبی ہے
نہوئی ہجر مین ہی قطع یہہ زنجیر حیات | جہیلتا ہو نہین کر
وصل کی رات جو گہڑیال کی آواز آئی | سو گرہی لیپ پڑی شا
سلسلہ الفت دندانکا مین چہوڑون کیونکر | سو تیونکی ہی لڑی شا
تم دم صبح جو گلگشت چمنکو نہ گئی | پہولونپر اوس پڑی شا

صدر سی پوچہی ہنگامہ طول شب ہجر
نہ پہرہی نہ گہڑی شاہِ سلیمان ثانی نے

غزل ١٦٧

ہد جل ہی طلعت میری اختر کی
جہاں دیکھو نظر آتی ہی صورت میری اختر کی

پہر کیا نظر کرتی ہو شتاقو
کہ میراثِ بزرگان ہی سعادت میری اختر کی

نے رنگ باندہا باغِ عالم مَیں
کہ پہولوں مین نظر آتی ہی نکہت میری اختر کی

ہو گیا غش سی جو خوشبوی جبین آئی
ہوائی شوق اوڑا لائی ہی ہمت میری اختر کی

جان بخش کی جنبش سی زندہ کر دیا مجھکو
کہ اعجازِ مسیحا ہی کرامت میری اختر کی

نسیمِ صبح ہنگامہ نکرنا خندہ گل کا
رگِ گل سی بہی نازک ہی طبیعت میری اختر کی

جسی کہتی ہین سب اے صمد ملکِ حسن و رعنائی
بنائی ہی خدائی وہ ولایت میری اختر کی

غ ۱۶۸ ۔ ۱

نہ بدلی وصل کی وعدے سی نیت نازنینونکے | یوہین جاری
جگہہ پہلو مین بخشی خاکساران محبت کو | ذرا دیکہی توکوئی
جو پہونچا عاشقونکا غول اہل حشر چلا اُٹھے | سرک جاؤ کہ آتی ہی
تہ تیغ جفا جب بیگنہ تڑپا تو رحم آیا | ہوئی کیا خون ناحق سی
خلاف عقل ہی جو وصل کا وعدہ مکر جانا | خدا شاہد نہین ایسی حمیت
قیامت تک بہی ہم اہل گنہ دامن نہ چہوڑینگی | وسیلہ مغفرت کا ہی شفاعت

دم بوس کنار ای صفدر ناحق کر رہی جوشی کی
نزاکت نی عیان کردی اذیت نازنینونکی

غزل

باد شاکے — خدا رکھی بن آئی بادشاکے

...تک وعدۂ وصل — کہون کیا بیوفائی بادشاکے

ستاتا ہی غم ہجر — دوہائی ہی دوہائی بادشاکے

...ہ دل پر نہ ٹہہرا — ذرا دیکھو صفائی بادشاکے

...ر دم نکلجائیگا اکدن — نچھوڑیگی جدائی بادشاکے

...ن بج چکا یوسف کا ڈنکا — مبارک نوبت آئی بادشاکے

چلوا ای صفدر نقد دلکو لیکر
یہی ہی رونمائی بادشاکے

غزل

خداوندا مذاقِ صحبتِ سلطانِ عالم دے
مجھے شائستگیِ وصلِ

بلائیں لینے آیا ہوں یہاں سے پر فشانی کی
فقیروں کو بھی کچھ اے زینت

چراغِ معرفت روشن کر اک کاشانۂ دل میں
الٰہی مجھکو داغِ الفتِ سلطانا

رہی تنہائیوں میں نورِ جمالِ دوست آنکھوں میں
کہ خلوت میں بھی یارب جلوۂ سلطانا

الٰہی سجدۂ محبوب سے اوٹھے نہ سر میرا
مجھے اورنگ سے بڑھ کر طاعتِ سلطانا

ہوس مجھکو نہیں اے جذبۂ دل مالِ دنیا کے
فقط نقدِ وصالِ حضرتِ سلطانِ عالم دے

رہوں اے صدر مشاطہ کی صورت سامنے حاضر
الٰہی اہتمامِ زینتِ سلطانِ عالم دے

غزل ١٧١

مبارک ہوں ملاقاتیں ابوالمنصور کے
میری ان پھیرینگی اب باتیں ابوالمنصور کے

سلکی انکار سی فتر کی فتر پھر دئی
مینی لکھہ کہیں ہیں یہہ باتیں ابوالمنصور کے

یہہ جادو گر لب جان بخش ہی معجزہ نما
عاشقو دیکہو کراماتیں ابوالمنصور کے

لبری عمزی ادائیں ناز ترچھی چتونین
مار رکہتی ہین یہی گہاتیں ابوالمنصور کے

اسطرف مہمانی غم کہاتی لیتی ہی مجہی
ہیں قیسو نین مداراتیں ابوالمنصور کے

سوت بہی مانگی تو ہر گز جان و روح و دل و دین
مینی کہہ چہوڑین ہیں خیراتیں ابوالمنصور کے

کب مذاق شعر سی آگاہ طبع حاسد تہی
فیض سی خالی نہین باتیں ابوالمنصور کے

غزل ۱۶۲

دلکو جھٹکی دیگا گیسوئی شہ واجد علی
سلسلہ جنبان ہی جادوئی شہ واجد علی

سر جھکائی آؤ جانباز و شہادتگاہ مین
کھنچ گئی ہی تیغ ابروئی شہ واجد علی

ڈھونڈھتا پھرتا ہی پہلوئی شہ واجد علی
ٹھوکرین کھاتا ہی پہلوسی نکلکر دل مرا

سورہ اخلاص کو پڑھ پڑھ کی دیکھو عاشقو
سامنی ہی مصحف روئی شہ واجد علی

ناصحو کیا مجھکو سمجھاتی ہو خود فتنہ ہو نہین
کھینچتا ہی دل کو تی سوئی شہ واجد علی

کہدو رضوانسی کہ مین سا کن ہون ٹیلا ہی سکا
کوئی جنت ہی مجھی کوئی شہ واجد علی

ای ہوائی شوق اوڑا لا نکہت زلف حبیب
صدر ہی سونگھی کبھی بوئی شہ واجد علی

غزل ۱۸۳

نا کی یہ سون ناک چھانی ظلِ سبحانی نے — یہیں پہ کھوئی ہی ہیں جوانی ظلِ سبحانی نے

ن کو جو بنا امانت ہے فقیر کو — تمہاری پاس سپیری نشانی ظلِ سبحانی نے

معلوم غیروں نے تمہیں کیا کیا پڑھایا ہے — نہ خط بھیجا نہ پیغام زبانی ظلِ سبحانی نے

ہوں صبح سی کسطرح دیدار دیکھو نگا — رقیبوں سے کہہ دی یہ لن ترانی ظلِ سبحانی نے

سرگذشتِ صدمۂ ہجر انکو دو ہرائیں — کئی دن میں چکی ہی یہ کہانی ظلِ سبحانی نے

یہیں آہوں کی شعلے خانۂ تن میں — جلا دیگا مجھے سوزِ نہانی ظلِ سبحانی نے

مذاقِ شعرِ رنگین کو زبانِ صدر کیا جانے
سکھائی ہے یہ تمنی خوش بیانی ظلِ سبحانی نے

غزل ۱۷۴

آجکل کیا کیا تک و دو قبلۂ عالم کی ہی
شل پروانہ مجھی کو قبلۂ عالم کی ہی

چاند سورج پہ نظر پڑتی ہی تو کہتا ہوں نہیں
یہہ تجلی اور یہہ ضو قبلۂ عالم کی ہی

جسطرف نکلی دلونکو پانو سی ملتی چلی
واہ کیا رفتارِ خودرو قبلۂ عالم کی ہی

تیس اور انتیس کا مین دیکھتا ہوں ورز چاند
مجھکو اک بہون نو قبلۂ عالم کی ہی

چاند کی کیطرح پڑتی ہی رخِ روشن کی چھوٹ
یہہ چمک مانندِ مہ نو قبلۂ عالم کی ہی

رحم غصہ پیار ظلم ایذا دہی اعجاز ناز
طرز سو سو وضع سو سو قبلۂ عالم کی ہی

شمع کی مانند جلتا ہی دلِ پرسوز صد
کچھ نہ پوچھو رات دن کو قبلۂ عالم کی ہی

غزل ۱۷۰

نکالی ہی غضب کی چال خاقان بن خاقان نے
ہزاروں دل کئی پامال خاقان بن خاقان نے

اسیران جنون کی سر پہ کالی ناگ لہرائے
جو کھولی لمبی بال خاقان بن خاقان نے

خون شہیدان قتل گہ مین جوش کھاتا ہے
وہان پہنا ہی جوڑہ لال خاقان بن خاقان نے

پکڑ رکھا ہی طائرِ دل دامِ گیسو مین
بچھا رکھا ہی شاید جال خاقان بن خاقان نے

انی جب سی پڑی تو نیند آگئی انکو
سنا پورا نہ میرا حال خاقان بن خاقان نے

کمند نی رخسار کی مجھکو نہ لینی دین
کیا اک دن یہ مالا مال خاقان بن خاقان نے

ملین تلوونسی آنکھین صدر کی بس گرم جوشی مین
گل نرگس کئی پامال خاقان بن خاقان نے

غزل ١٧٦

خدائی میں خود آرائی ہی سلطان بن سلطانکے
کہ ساری خلق شیدائی ہی سلطان بن سلطانکے

عدم میں تارکِ دنیا کی کیا اچھی گذرتی تھی
محبت کھینچکر لائی ہی سلطان بن سلطانکے

مرادِ دل آگی آگی ترقوا کہتا ہوا آیا
سواری جب ادھر آئی ہی سلطا

رقیبوں پر نگاہِ لطف مجھسی پھر گئی چتون
طبیعت اب ادھر آئی ہی سلطا

جدھر بن ٹھنکی نکلی حشر رستو مین ہوا برپا
قیامت خیز رعنائی ہی سلطا

کبھی میری طرف اڈھی کبھی اغیار پر آئی
طبیعت کیسی ہرجائی ہی سلطا

حیاتِ تازہ بخشی صدر کو ہونٹوں کی جنبش سی
یہہ ادنی اک مسیحائی ہی سلطان بن سلطانکے

غزل مبارکبادی اختتام دیوان

تب ہو چکا دیوان اے سلطان مبارک ہو
مرادوں کا چمن پھولا پھلا اے سلطان مبارک ہو

ند ہا ہیں اک اک پھول چن چن کر
بہارِ گلشنِ ناز و ادا اے سلطان مبارک ہو

ین نامونکی خوشی مطلعِ روشن
کہ یہ اک اک غزل نامِ خدا اے سلطان مبارک ہو

ب سب ترشی ہوے ٹکڑے جگر کی ہیں
یہ ہیں قندِ دلکی سوز و ساز کا اے سلطان مبارک ہو

یا ہی ایک اک شعر پڑہنی
یہ خوشی چمن سینچا ہوا اے سلطان مبارک ہو

گلدستہ بنا کر نذر کو بھیجا
یہ ہدیہ اور یہ تحفہ اے سلطان مبارک ہو

کہاں تک عندلیبِ خاطرِ صدرِ حزین چہکی
ہوئی شاداب گلہائی وفا اے سلطان مبارک ہو

قطعۂ تاریخ اتمام دیوان از نتائج افکار بلقیس قدر نواب صدر محل صاحبہ متخلص بہ صدر

کروں نخلبند حقیقی کا شکر — شگفتہ کیا آرزو کا چمن

یہہ دیوان ہی شہنامۂ اختری — کہ ہی شاہد صدر ہر انجمن

ردیفوں میں ہی نام ذات و صفات — مرتب ہی گلدستۂ یاسمن

کہا سال اتمام یہہ صدر نے

کہ فہرست اسمای شاہ زمن

سنہ ۱۳۰۵ ہجری

قطعۂ تاریخ ترتیب دیوان نواب صدر محل صاحبہ از نتائج افکار مرزا علی

عندلیب گلشن عصمت ہوئی کیا گلفشاں — تازگیں بوستان خلد ہی بستہ

ابیاری

آبیاری طبیعت نے نرالی گل کہلاے | بہر گیا گلہای نگارنگ سی دامانِ صدر

گرم بازاری مضمون ہی ہوا کہ یطرح | بیش قیمت ہو گئی لعل و مرجانِ صدر

عاشقانہ ہر غزل ہر شعر معشوقانہ ہی | قالب ابیات میں اوترتی ہوئی ہی جانِ صدر

صوت معنی ہی الفاظوں میں تمنائی وصال | ہیں قلمبند آرزو و حسرت و ارمانِ صدر

صدر آرائی ردیف و قافیہ ہیں نام شاہ | پاچکی ترتیب یہہ فرمائش سلطانِ صدر

اختتامِ نظم کی تاریخ یہہ ہی ای بہار

واہ تحفہ بادشانامہ ہوا دیوانِ صدر

۱۳۰۸ ہجری

قطعۂ تاریخ ترتیب دیوان از عالی فکر وزیر السلطان

نواب امیر علیخان بہادر

علیا جناب صدر محفل صدر بزم فضل — جنکا سخن ہی صدر نشین مکان فکر

ہی اونکی کلیات دل افروز کا سواد — نور نگاہ دیدۂ بینش وران فکر

مجموعۂ کمال و مخدومۂ جہان — عفت قباب شاعرۂ نکتہ دان فکر

فکر سخن کا اونکی قلم وصف کیا لکھی — خود مدح خوان ہی جسکی بیان مین زبان فکر

اوس کلیات کی عظمت کیا بیان کرون — اوج سخن نی جسکی بڑہائی ہی شان فکر

مجموعۂ لطیف دل آرای جانفزا — مطبوع طبع نکتہ رس صاحبان فکر

بحر محیط نظم جواہر نثار ہی — آئینۂ جمال رخ گلرخان فکر

ہر سطر شعر سلسلۂ سنبل نکات — ہین اسطور جدول آب روان فکر

تابان حروف اختر معنی کی ہین نجوم — نقطی تمام مہر و مہ آسمان فکر

تاریخ نظم کی جو ہوئی مجھکو جستجو
بولا سروش تازہ ہوا گلستان فکر
۱۲۸۶

ایضاً

مہدِ علیا نی کہ ہی صدرِ محل اونکا خطاب
کشورِ نظمِ سخن مین جو ہین یکتائی زمن

کیا کوئی وصف کری انکی سخندانی کا
جنکی ہی طبعِ متین فضل و ہنر کا معدن

شہ خاورکا زمین پر رہی جب تک سایہ
فرق پر اونکی رہی یہ حق سایہ فگن

گلشنِ فکرِ سخن کی نئی دکہلائی بہار
کیا آراستہ پہولونکی مضامین کا چمن

مردمِ دیدۂ اربابِ نظر عالم کی
بہرتی ان پہولونسی ہین جیب کی تا دامن

فکر تاریخ جو کی نظم کی اوسکی مینی
آئی ہاتف کی صدا ہی گہرِ گوشِ سخن

۱۲۸۶ھ

قطعاتِ تاریخ طبع دیوان نواب صدر محل صاحبہ

قطعۂ تاریخ تصنیفِ مصنفہ

چہپا دیوان میرا اللہ الحمد
ہوا انجام آغازِ طبیعت

زہی فیضِ ثنائی جانِ عالم
ہر اک مطلع ہی مہر و ماہ طلعت

ستاروں کی طرح ہین نام روشن
رہی یہہ دور تا دورِ قیامت

لڑی پہولونکی ہی ہر شعر رنگین
مہکتی ہی شمیم باغِ جنّت

مذاقِ عاشقی ہی ہر غزل مین
گلِ مضمون مین ہی بوئی محبّت

شکایت طولِ فرقت کی ہی پیدا
عیان ہین خواہش و ارمانِ وصلت

زبانِ صدر سی ٹپکی سنِ طبع
دلا گلدستۂ گلہائی حسرت

۱۳۰۱ھ

قطعۂ تاریخ از فکر عالی شان وزیر السّلطان
نواب امیر علیخان بہادر

صدرِ دیوان بلاغت کا چہپا یہہ دیوان
جسمین پہولی ہین گل سنبل بُستانِ سخن

محوِ نظّارہ نہ کیون اس چمن فکر کی ہو
طبع شاعر کہ یہہ ہی بلبلِ بُستانِ سخن

نغمہ سنجانِ سخن کی ہی زبان پر یہہ بات
ہی یہہ مجموعۂ نو نو گلِ بستانِ سخن

دیکہہ اس دفترِ رنگین کی مضامین رنگین
جس سی ہی تا بہ فلک غلغلِ بستانِ سخن

وصف کی ساتہہ ہوئی مجہکو جو فکرِ تاریخ
آئی ہاتف کی صدا ہی گلِ بستانِ سخن

۱۲۸۸ھ

قطعۂ تاریخ از شاعر خوش بیان ماہتاب الدولہ بہادر متخلص بہ درخشان

صدر آرای فصاحت بانوی شاہِ اودہ
خوش زبان خوش بیان و نکتہ سنج و نکتہ دان

جانِ عالم دل و جان سی جو رہتی ہین فدا
عشق پنہان کو کیا تصنیف دیوانی عیان

ہی گمان دفتر کا سمجہو سین اک اک حرف کو
اہل دل ہر لفظ سی سنتی ہین غم کی داستان

وجد مین آتی ہین صوفی سنکی انکی حال کو
ہر غزل سی حافظِ شیراز کا نام و نشان

واہ دل کیا عشق کی ہین کیا کرشمی حُسن کی
عاشق و معشوق ایسی بزمِ امکان مین کہان

شو ہی ہی حسن ملیحِ اختری کا چارسُو
جنس حُسنِ یوسفی کی کیون نہو بہی کی دکان

مصرِ عشق شہ مین ایسی حکمرانی ہی انہین
ہی بجا باجی اگر کہتی زلیخا کو یہان

بسملِ تیغ نگاہِ جانعالم یون ہی خلق
جسطرح ہی ایک مدتسی دُرِ خشان نیمجان

شیشہ بادہ ہی گویا مصرعِ تاریخِ طبع
کیفِ حسن و عشقکی بس ہین یہان مگر نگیان

سنہ ۱۲۸۸ھ

تصنیف ایضاً کہ ہر مصرعہ اش مادۂ تاریخ است

مژدہ آیا یہہ کل درخشان
سنہ ۱۲۸۸ھ

لی چہپ چکا سب کلام ذیشان
سنہ ۱۲۸۸ھ

سو شطِ سخن مین طبع ڈوبی
سنہ ۱۲۸۸ھ

ہین صدر محل بہی بہ ہر خوبی
سنہ ۱۲۷۸ فصلی

وارفتہ شوقی رشکِ قیصر
سمت ۱۹۲۸

بانوئی وفا شعار اختر
سمت ۱۹۲۸

دارا دل خسرو سخندان
سنہ ۱۸۷۱ع

کی قوت ثانی سلیمان
سنہ ۱۲۸۸ھ

جم مرتبہ و جناب صولت
سنہ ۱۲۷۸ بنگلہ

جانِ عالم بقائی عشرت
سنہ ۱۲۷۸ ولایتی

یہہ بات کسی پہ کچہہ ہی مخفی
سنہ ۱۲۸۸ھ

ہی صدر محل سی نام مخفی
سنہ ۱۲۷۸ ف

مضمون دیوانین ہین ہمہ نو
سنہ ۱۲۷۸ بنگلہ

یہہ ایک کمال فکر مہ ضو
سنہ ۱۲۸۸ھ

یون بادۂ عشق شہ سی مدہوش
سنہ ۱۲ اف
ساقی تو ہی یا د جان فراموش
سنہ ۱۲ اھ

فرقت نی ہی بس کیا ہیہ بیہوش
سنہ ۱۲ اھ
راحت وہ ہو گئی فراموش
سنہ ۱۲ اھ

دیوانی ہین جو وصف شوق وصلت
سنہ ۱۲ اھ
سمجھو ہیہ ہی دفتر محبت
سنہ ۱۲ اف

تہی فکر ستین طبع دو شب
سنہ ۱۲ ولایتی
ہر سو قصداً تلاش مطلب
سنہ ۱۲ بنگلہ

وا آج ہی کیا ہی باب تاریخ
سنہ ۱۲ اھ
ہر مصرع نو جناب تاریخ
سنہ ۱۹

مشہور اک زر فشان ہی خامہ
سنہ ۱۸ ع
کیا خوب محک ہی عشقنامہ
سنہ ۱۲ اھ

پیدا ہیہ خلاصہ ہی درخشان
سنہ ۱۲ اھ
ہی صدر محل نثار سلطان
سنہ ۱۲ اھ

قطعۂ تاریخ تصنیف شاعر خوش گفتار مرزا علی صاحب متخلص بہ بہار

نکیون مطبوع عالم ہو کلام بانوی سلطان
حلاوت بخش روح جان مشتاقان ہی یہہ دیوان

عروسان مضامین نو ایجاد پہنی ہین
طلسم شوخی طبع شۂ ذیشان ہی یہہ دیوان

جمایا رنگ صانع نی تصاویر معانی پہ
سراسر ہر ورق سی فقر عرفان ہی یہہ دیوان

نمودین ہوگئین غزلونکی ان سے پر نور ناموس سی
یہہ نامہ بادشانامہ ہی یا دیوان ہی یہہ دیوان

ٹپکتی ہی تمنائی وصال شاہ شعر و نسی
سراپا آرزو ہو حسرت و ارمان ہی یہہ دیوان

ہوا ہر سنگ مطبع نرم سوز و ساز سی اسکی
برائی قالب العاح روح و جان ہی یہہ دیوان

بہار معتقد نی طبع کی تاریخ موزون کی
بقائی نام ایجاد شہ خوبان ہی یہہ دیوان

١٢٨٨ ہجری

قطعہ تاریخ تصنیف شاعر بدیع القیاس محمد عباس متخلص بہ شاد

زہی اوج کلام صدر محفل
مسند آرائی بزم جاہ و جلال

مصرع سال طبع شاذ نوشت
سخن دلفریب حسن اقبال

١٢٨٨ھ

ایضاً

ہوکس سے بانسی بیان ابحضو لطف سخن
کلام چیدہ ہی دیوان انتخاب ہی یہہ

سنین طبع مین پہر شاذ کو ہی کیا کہٹکا
کلید قفل مضامین لاجواب ہی یہہ

١٢٨٨ھ

ایضاً

کیا نظم و نسق معنی و مضمون ہی ابحضور
کیا بند و بست بنادش خوش انتظام ہی

لکھا ہی سال طبع کا مصرع یہہ شاذ فی — مقبول خاطر فصحا یہہ کلام ہے

قطعہ تاریخ طبعزاد شاعر طلیق و گویا سید حسن جان متخلص بہ ضیا سنہ ۱۲۸۸ھ

حبذا دیوان نو تصنیف مخفی زمان — چہوڑتی حرص غزل گوئی اگر ہوتی ہوس

کیوں نہ بحر شعر میں کہیں وان کشتی عمر — جزر و مد بحر کا رکہتا ہی عالم ہر نفس

واہ کیا لطف زبان ہی بندشیں کیا صاف صاف — شوق سی کہیں جنہیں شعر و سخن کی ہو ہوس

وہ جنون انگیز وحشت خیز ہی دیوان تمام — لیں بلائیں آ کی پریاں ہو جو اونکا دسترس

معنی رنگیں سی دیوان بہی گلستان بنگیا — مرغ خوش الحان جو مضمون ہیں تو بیتیں ہیں قفس

ایسی باغ بیخزاں کی سیر کو آتیں ضرور — کیا کریں ضدونسی حور ونکا نہیں چلتا ہی بس

ای ضیا روشن ہی کیا ہی مصرع تاریخ طبع — روکش زیب النسا یہہ بانوی گیتی ہی بس

قطعہ تاریخ از نتایج فکر شاعر عدیم المثال دیوان جیگوپال متخلص بہ تاب سنہ ۱۲۸۸ھ

فردی از ازواج سلطانِ اوده ‏ صدر نامش بر محلِ جاه و قدر

ساخته دیوان خود تدوین و طبع ‏ بامضامینِ منوّر همچو بدر

ای خوشا رنگِ سخن کز رشکِ آن ‏ روح مخفی کرد خونِ خویش هدر

گفت ثاقب سالِ تاریخش سروش

صادر صدر مفرح دیوانِ صدر

۱۲۹۸ھ

قطعهٔ تاریخ طبع از شاعرِ خوش فکر مرزا اسپینا متخلص به عیش

در صنعت توشیح و تسجیع که از صدرِ بیتها مصرعِ تاریخ و در صنعت غیر منقوط حاصل میشود

کلاهِ فرق جاه فرسِ صدر حاتم و جعفر ‏ لباسِ پیکر جوهر سخن آرایشِ اختر

لوائی باکمالیها بسان مه فلک فرسا ‏ دم فکرت مسیح آسا دلش بر عالمِ بالا

ادائی شاهدِ مضمون بحسن بندشش مفتون ‏ ز طبعش مصرع موزون چو سلکِ گوهرِ مکنون

مهِ صبح زباندانی سپهر نظم نورانی ‏ شهِ ملکِ سخن دانی سرِ عرفی و خاقانی

صدورِ هیبت از وی ظهورِ مکرمت از وی ‏ سرورِ بهجت از وی نورِ معدلت از وی

درِ دریای بی پایان یم صد همت احسان | غمام رحمت یزدان سحاب بخشش سبحان

ریاض شاعری را آن شجر فکرتش ریان | زبانش طوطی بستان ترنم تن کلامش جان

صفای سینه‌اش زیبا برنگ کاکل حورا | زعکس کلک نور افزا کف کاغذ ید بیضا

دلش گنجینهٔ معنی لبش آیینهٔ معنی | زحسنش سینهٔ معنی بری از کینهٔ معنی

وفا را قلب او مصدر حیا را ذیل او معجر | سخا را دست او پرزر وغا را ذات او حیدر

ره و رسم جهانداری فیض ذات او جاری | عطایش رحمت باری عتابش ذلت و خواری

کرم بر سر که فرماید در صد فیض بگشاید | بد انسان اوج افزاید که سر بر آسمان ساید

مهین تاج سر نسوان تخلص صدر عالیشان | چو فانی شد به فیض آن بشد صدر سخندانان

اگر در مدح بزم آید دل جمشید برباید | وگر در وصف رزم آید گره از نیزه بگشاید

لبش چون عیسی دوران برای جسم معنی جان | کلامش نور برهان بیانش حلیهٔ تبیان

متانت در کلام او سلاست در کلام او | فصاحت در کلام او بلاغت در کلام او

اجلّ زمرهٔ نسوان چو مخفی اندرین دوران
چه طبعش بحر بی پایان چه فکرش ابر درافشان

همین ممدوحه باشان بنظم آورد چون دیوان
دلم گفته که این سخن آن بطرز نو بود شایان

سزاوار چنین جوهر چنان آری که گوهر سنج
که تا خیل سخن ور بدل گردد ثناگستر

رهٔ توشیح در پیما بکن مصراع نو پیدا
ز روی صدر حرفی را چو بهر سن کنی انشا

ولی تاریخ دیگر هم به بیت آخرین کن ضم
بر آر از صنع تازه دم مباش ای علیمش چون ابکم

رسید بر خاتمه نامه سنش بنگار از خامه
جواب صاف شهنامه صدور پادشاهانه

سنه ۱۳۰۸ھ

مادهٔ تاریخ تصنیف ایضا در صنعت غیر منقوط که از توشیح حاصل شده

کلام صدر صدور کمال ماه سرور

ایضاً تاریخ ترتیب سنه ۱۳۰۸ھ در صنعت غیر منقوط

ولا در آمده والا کلام صدر محل
سواد مردم اہل کمال و اہل کلام

در آر مادهٔ سال اسعد اکمال
صدور گرده کمال کلام صدر مرام

۱۳۰۶ھ

قطعهٔ تاریخ تصنیف شاعر خوشمقال لاله رجن لال

عجیب و غریب است دیوان تمام ... ز تصنیف مخدومهٔ ذی کرم
بوصف شهنشاهِ واجد علی ... چه خوش گفت با نوئی عالی همم
معانی بلیغ و مضامین بلند ... برافراشت حسنِ فصاحت علم
چه گلدستهٔ باغ خوبی به بست ... که هر بیت دارد هوائی ارم
[illegible] تلاش [illegible] جیسوی ... یکایک چو برداشت سر خوش قلم
ندا [illegible] ت در آمد بگوش ... که خوش کرد دیوان رنگین رقم

۱۸۷۱ ع

قطعهٔ تاریخ تصنیف کالیچرن متخلص به تسکین

ز صدر در صفت پادشاه ظل الله ... درین صحیفه که هر نکته دلپذیر آمد
نمود فکر چو تسکین [illegible] به سال تاریخش ... سروش گفت که دیوان بی نظیر آمد

۱۲۸۸ هجری

ایضاً

این نظم خوب و زیبا مطبوع شد [illegible] ... چو بود همه مجلی از وصف شاه اختر

تسکین چو سال آنرا شد از مسیح جویا		تا گه سروش گفتا دیوان تمید رخشتر
		۶۱۸۷

قطعه صنعت اظہار المضمر مع تنسیق الصفات در مدح

سلطان گردون قدر حضرت اختر اعاد الله ملکہ از عیش

مصرع جامع

تاج زیب شہ حسن اختر

۱
فخر قیصر رو کش فغفور چینی جم حشم

۳
دست نصرت قلب شوکت رسن رفعت

۴
زیب تخت و تاج بخشش چتر بخت تیغ داد

۵
حسن جاه و قدر ذات اختر

تمام شد